هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر ... علی احمدی

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ... شیخ ... پانی پتی

سرپرستان - معاونین - عام چندہ - ششماہی - ممالک غیر

قیمت فی پرچہ ۱/ — مینیجر: رشید احمد خان احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۱۹ھش مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۹

جب مُنہ سے وعدہ کرلو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اسکے فضل نازل ہوں اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۲۰ اخاء ۱۳۱۹ھش / اکتوبر ۱۹۴۰ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ بخار نہیں ہے۔ البتہ کمزوری کی ابھی شکایت باقی ہے۔ احباب بہت دعائیں کریں۔ کہ شافی مطلق حضور کو صحت کامل اور لمبی عمر عطا فرماکر دنیا پر رحم کرے۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

(۳) حرم اول و حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طبیعت علیل ہے۔ حرم ثالث کو خدا کے فضل سے آرام ہے۔ لیکن کھانسی کی تکلیف باقی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سلسلہ کی خبریں

وفات۔ چودھری ولی محمد صاحب نمبردار کوٹلہ گجراں ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو فوت ہوگئے۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ احباب ان کی مغفرت

غزل

(از مکرم ذوالفقار علی خان صاحب گوہر)

منزلِ عشق سہل تھی لذّتِ آرزو کے ساتھ
ان کے عتاب میں بھی تھی مہر و وفا کی ایک جھلک
اس کے نصیب کی قسم کھائیے تو بجا درست
یہ دل مضطرب مرا ہوگا سکون پذیر اگر
اے مری مشتِ خاک کیا موت سے بچ سکیگی تو
چین سے رہتے ہیں وہی بیٹھ گئے جو اک جگہ
غم سے نجات انہیں کبھی مل نہیں سکتی عمر بھر
دھو دیئے آنسوؤں نے غم دل کو سکون مل گیا
زخمِ دلِ حزیں مرا ہوگیا لاعلاج سا
ساتھ نہ دے سکا مرا میری مصیبتوں میں یہ
خون میں میرے دوڑنے لگتی ہے موجِ انبساط
صرصرِ حادثات نے گوہرِ آب ایسا کر دیا

چلتی رہی بہار بھی ساعیٔ جستجو کے ساتھ
خندۂ زیرِ لب بھی تھا تلخیٔ گفتگو کے ساتھ
بزم سے ان کی جو اٹھا تمغۂ آبرو کے ساتھ
اس کی گرہ بندھی رہی گیسوئے مشکبو کے ساتھ
گزری صحبتیں رہیں صرصرِ تندخو کے ساتھ
بڑھتا ہے اضطرابِ دل گردشِ کو بکو کے ساتھ
ہم نفسی جنہیں رہے فطرتِ حیلہ جو کے ساتھ
بہ گئیں دل کی کلفتیں موجۂ آبِ جو کے ساتھ
یہ نہ بھرے دوا کے ساتھ یہ نہ جڑے رفو کے ساتھ
دل نے مرے کیا وہی کرتے ہیں جو عدو کے ساتھ
جب کبھی آپ کرتے ہیں مجھ سے خطاب تو کے ساتھ
میری مشابہت ہی طائرِ چار سُو کے ساتھ

صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی۔

درخواست دعا:۔ مستری تاجدین صاحب دوکاندار ٹانگہ باغبانپورہ سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ جملہ ناظرین فاروق اس مریضہ کی صحت درازئ عمر کے واسطے دعا کرکے ثواب حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ شافی مطلق مریضہ کو شفا کامل عطا کرے۔ آمین۔

اگر آپ کو خطبہ جمعہ اور اس کے ساتھ دیگر مضامین بجواب مخالفین کے سلسلہ دیکھنے کا شوق ہے تو آج ہی تحریک جدید کا اخبار "فاروق" ہفتہ وار جس کا چندہ صرف ڈھائی روپیہ سالانہ ہے اپنے نام جاری کرالیں (منیجر فاروق)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں سابقون الاولون میں شامل ہونے والے اپنے عہد کو ۳۱ اکتوبر تک پورا کریں۔ کیا آپ نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے کوشش کی؟ (تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جان کا مطالبہ"

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف زندگی کے مطالبہ سے جو مفہوم لیا ہے وہ حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا۔ اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت اور دلیری پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو۔"

پھر فرمایا۔ کہ جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ ادنیٰ نہیں۔ بلکہ اعلیٰ ہے۔ بلکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے۔ جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں۔ وہی مرتی ہیں۔ اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتی ہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ پس وہ نوجوان آگے آئیں۔ جو دین کے کام میں مرنا چاہیں۔

کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ

پس وہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو اس بات پر آمادہ ہوں۔ کہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ عقل سے کام لیں گے۔ محنت سے کام کر سکتے ہوں۔ اخلاص سے کام کرنے والے ہوں۔ اور قابلیت رکھتے ہوں۔ ان اوصاف کے ساتھ ہی یہ وقف مفید ہو سکتے ہیں۔ قابلیت اور اطاعت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

وقف کا صحیح مفہوم

پھر فرمایا۔

"وقف کے یہ معنی نہیں۔ کہ خواہ کام کے لئے مفید ہوں یا نہ ہوں۔ ہم ان کو علیحدہ نہیں کریں گے یا سزا نہیں دیں گے۔ صرف وہی اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ ثواب کا ایک نہایت اہم موقعہ ہے۔"

(انچارج تحریک جدید)

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کیلئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت ضروری ارشاد

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرکزی جماعت احمدیہ قادیان کو ایک منظم صورت میں لانے کے لئے جو خطبہ جمعہ ۲۶ ماہ وفا ۱۹ہش ۱۳ کو ارشاد فرمایا تھا۔ وہ اخبار الفضل مجریہ ۳۱ ماہ وفا ۱۹ہش ۱۳ اور اخبار فاروق مجریہ ۷ ماہ ظہور ۱۳۱۹ہش میں شائع ہو چکا ہوا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے احباب اس بات سے پورے طور پر آگاہ ہو چکے ہیں۔ کہ حضور نے یہ امر لازمی قرار دیا ہے۔ کہ مرکزی جماعت احمدیہ قادیان کے

(۱) ۸ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے لڑکے مجلس اطفال میں

(۲) ۱۵ سے اوپر اور ۴۰ سے کم عمر کے نوجوان اور مرد خدام الاحمدیہ میں اور

(۳) ۴۰ سال سے اوپر کے مرد انصار اللہ میں شامل ہو جائیں۔

حضور کے خطبہ سے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ حضور کا منشاء مبارک اس نظام کو بیرونی جماعتوں میں بھی رائج کرنے کا ہے۔ لیکن بالفعل حضور نے اس کو لازمی قرار نہیں دیا۔ بلکہ ان کی مرضی پر موقوف رکھا ہے۔ مگر یہ امر لازمی قرار دیا ہے۔ کہ بیرونی جماعتوں کے عہدہ داروں کو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ میں لازمًا شامل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے متعلق حضور کا ارشاد مندرجہ ذیل ہے۔

"سردست باہر کی جماعتوں میں (ان مجالس میں) داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہوگا۔ بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہوگا۔ لیکن جو امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اسکی عمر پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سے کم ہے۔ تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سے اوپر ہے۔ تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔"

مگر بیرونی جماعتوں کے عہدہ داروں کی جو فہرستیں وقتاً فوقتاً دفتر ہذا میں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی۔ کہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وہ انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ میں شامل ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے ہندوستان اور بیرون ہندوستان کی تمام جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ کسی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری وغیرہ کا انتخاب منظور نہیں کیا جائیگا۔ جب تک اس کے متعلق یہ صراحت موجود نہ ہوگی۔ کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ میں شامل ہے۔

حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات بھی اب لازمی ہو گئی ہے۔ کہ اس وقت بھی جماعتہائے احمدیہ میں جو امراء اور دیگر عہدہ دار مقرر ہیں۔ وہ فوراً اپنے آپ کو اس تنظیم کے ماتحت لا کر عہدہ داروں کی فہرستیں بغرض اطلاع دفتر نظارت علیا میں بھیجدیں۔ اگر کوئی عہدہ دار دونوں مجالس میں سے کسی میں بھی شامل نہیں ہوتا۔ تو اسے اس کے عہدہ سے علیحدہ کر کے نیا انتخاب کیا جائے۔

ضمناً میں یہ بات بھی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق جو قواعد نظارت علیا کی طرف سے اخبار الفضل مجریہ ۱۷ مارچ و ۲۹ مارچ ۳۸ء میں شائع ہو چکے ہوئے ہیں۔ وہ بھی بدستور قائم ہیں۔ اور ان کی خلاف ورزی بھی نہیں ہونی چاہیئے۔

براہ مہربانی مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال جن کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعتوں میں تنظیم قائم کریں۔ اس اعلان سے پورے طور پر آگاہ رہیں۔ اور اپنے معاینوں میں یہ امر بات کی نگرانی رکھیں۔ کہ کوئی جماعت اس کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہی۔ اور اگر کسی جگہ خلاف ورزی ہو رہی ہو۔ تو اسکی فوراً اصلاح کر دیں۔ (ناظر اعلیٰ)

رمضان المبارک میں صدقۃ الفطر کی ادائیگی اور احباب و عہدہ داران جماعت کا فرض

رمضان المبارک کی برکات احباب پر مخفی نہیں۔ اس مبارک مہینہ میں اگر انسان کوشش کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کی خاص خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ روزہ کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ روزہ دار غریب اور مساکین لوگوں کی تکالیف کا اندازہ کر سکے۔ جو روزی کے میسر نہ آنے کی وجہ سے فاقہ کشی کی صورت میں برداشت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ چونکہ روزہ دار ایک ماہ کے کامل تجربہ سے بھوک وغیرہ کی تکالیف کا پوری طرح سے احساس کر چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس موقع پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غربا و مساکین کی امداد و ہمدردی کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ اور اس کے عملی ثبوت کے لئے صدقۃ الفطر کا ادا کرنا فرض قرار دیا۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے صدقہ ادا کرنا لازمی ہے۔ چونکہ صدقۃ الفطر غربا اور مساکین کی احتیاجوں کے پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے مقامی جماعت میں اگر حقیقی غریب اور مساکین ہوں۔ تو صدقۃ الفطر کی فراہم شدہ رقم میں سے ان کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور نیز کچھ حصہ مرکز میں بھیج دینا چاہیئے۔ اگر جماعت مقامی میں ایسے دوست کوئی نہ ہوں تو اس رقم کو مرکز میں غریب اور غیر مستطیع اصحاب و طلبار کے لئے بھیج دی جائے۔ جو مختلف جگہوں سے بسلسلہ تعلیم وغیرہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور جن کے اخراجات کی ذمہ واری سلسلہ پر ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ یہ رقم کسی غیر مستحق شخص کو اپنے طور پر دیکر کسی حقیقی مستحق کی حق تلفی کی جائے۔ اسی طرح صدقۃ الفطر کی رقم کو کسی اور جگہ بھی صرف نہیں کرنا چاہیئے۔ مثلاً تعمیر مساجد وغیرہ۔ یہ صدقہ محض غربار و مساکین کے لئے ہی ہے۔ اسی طرح احباب و عہدہ داران کو اس امر کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ صدقہ عید سے قبل وصول کر لیا جائے۔ اگر عید سے کئی روز قبل جمع کر لیا جائے۔ تو اسکو سہولت کے ساتھ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ لوگ بھی عید کی خوشی کا سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ فطرانہ کی مقدار ۲۵ ... ہر ایک فرد کے لئے ایک صاع مقرر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کا ایک پیمانہ ہے۔ جس میں تین سیر غلہ آتا ہے۔ گو نصف صاع بھی دینا جائز بتایا جاتا ہے۔ لیکن مستحب پورا صاع ہے۔ صدقۃ الفطر میں جنس کی بجائے قیمت بھی [illegible] (ناظر بیت المال)

عہدہ داران تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے باثر و بارسوخ احباب کی امداد سے وصولی میں لگ جاویں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرت انکے اور انکے خاندان کے شامل حال ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۹

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دعاؤں کی خاص ضرورت

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

دوہری ذمہ واری

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پر جماعت نے جس رنگ میں صدقہ وخیرات اور دعاؤں کی طرف توجہ دی ہے۔ وہ ایک بہت قابلِ تعریف اور قابلِ قدر نمونہ ہے۔ جس کی مثال صرف خدائی سلسلوں میں ہی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اس سے جماعت کے اس اخلاص کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو اسے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور بہبودی کی خاطر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ ہے۔ مگر پھر بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی تک جماعت کے ایک حصہ نے اس خطرہ کی اہمیت کو پوری طرح محسوس نہیں کیا۔ جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت میں مضمر ہے اور جس کی طرف جماعت کے بہت سے دوستوں کی خوابیں اشارہ کر رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے گوناگوں مصالح کے ماتحت انسان کی نظر سے اس کے مستقبل کو مستور کر رکھا ہے۔ اور یہ نظام سراسر رحمت پر مبنی ہے۔ مگر بعض اوقات اس کی رحمت کا یہ بھی تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ الہامات یا خوابوں وغیرہ کے ذریعہ کسی آنے والے واقعہ کی جھلک دکھا کر اپنے بندوں کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ تاکہ اگر ممکن ہو۔ تو وہ آنے والی مصیبت کو دعاؤں اور صدقہ و خیرات کے ذریعہ سے ٹال دیں۔ یا اگر خدا کے علم میں یہ ممکن نہ ہو۔ تو کم از کم وہ اس مصیبت کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک خدائی رحمت ہے۔ کہ وہ اچانک صدمہ پہنچانے کی بجائے پہلے سے ہوشیار کر کے اپنی تلخ تقدیر کو وارد کرے۔ پس حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق مختلف لوگوں کو پے درپے منذر خوابوں کا آنا انہی دو مصلحتوں کی وجہ سے ہے۔ اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ ایک چوکس سپاہی کی طرح ان دونوں رستوں کے لئے تیار رہے۔ یعنی ایک طرف وہ اپنے صدقہ وخیرات اور اپنی متضرعانہ دعاؤں کو اس حد تک پہنچا دے۔ کہ جو انسانی کوشش اور انسانی طاقت کی آخری حد ہے۔ تاکہ ہماری بے کسی اور بے بسی کو دیکھ کر خدائے رحیم و کریم کی رحمت جوش میں آئے۔ اور ان اللہ غالب علیٰ امرہٖ کے ازلی اصول کے ماتحت خدا کی ایک تقدیر اس کی دوسری تقدیر کو دھکیل کر پیچھے کر دے۔ اور دوسری طرف ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہم اپنی کمزوریوں اور خامیوں کا محاسبہ کر کے اپنے آپ کو اوپر اٹھانے کی اس حد تک کوشش کریں۔ اور اپنے علم اور اپنے ایمان اور اپنے عمل اور سب سے بڑھ کر اپنے تقوےٰ کو اس درجہ جلا دے دیں۔ کہ خدا کی ہر تقدیر ہمیں ہر قسم کے حالات کے لئے تیار پائے اور کوئی مصیبت خواہ وہ کتنی ہی بھاری ہو۔ ہماری ترقی کی رفتار کو سست نہ ہونے دے۔ بلکہ ایک تازیانہ کا کام دے کر ہمارے قدم کو اور بھی تیز کر دے۔ یہ وہ دوہری ذمہ واری ہے۔ جو اس وقت ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اور ہر سچے احمدی کو اس ذمہ واری کے لئے پوری مستعدی کے ساتھ تیار ہو جانا چاہیئے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا مبارک وجود

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود باوجود نہ صرف اپنی عظیم الشان عملی برکات کی وجہ سے جو ہر قدم میں آپ کے ساتھ رہی ہیں۔ بلکہ ان زبردست خدائی شہادات کی بنا پر بھی جو آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے الہامات میں پائی جاتی ہیں۔ جماعت کے لئے ایک ایسا مبارک وجود ہے۔ کہ اس پر خدا کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے۔ وہ کم ہے۔ آپ کے وجود کو گویا خدائی تقدیر نے ابتدا سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات کے ساتھ اس طرح جوڑ رکھا ہے۔ جس طرح دو توام بچے آپس میں جڑے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔ ابتدائً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ساتھ ملا کر یتزوج ویولد لہ کے الفاظ فرمائے۔ اور گویا دونوں پیشگوئیوں کو ملا کر ایک کر دیا۔ پھر درمیانی صلحاء نے بھی اکثر صورتوں میں مسیح موعود کے ساتھ اس کے پسر موعود کو ملا کر بیان کیا۔ جیسا کہ نعمت اللہ صاحب ولی کا یہ شعر ظاہر کرتا ہے۔ کہ ؎

دورِ او چوں شود بکام تمام
پسرش یادگار مے بینم

اور بالآخر جب خود مسیح موعود کی بعثت کا وقت آیا۔ تو خدا نے آپ کو منصبِ ماموریت پر فائز کرنے کے ساتھ ہی پسرِ موعود کی بھی بشارت عطا کی۔ اور پھر تقدیر الٰہی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ولادت کو بھی اسی سال میں رکھا۔ جس سال میں کہ جماعت احمدیہ کی داغ بیل قائم ہوئی۔ اس طرح بلاشک حضرت خلیفۃ المسیح کا وجود سلسلہ احمدیہ کے لئے ایک توام بھائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور مسندِ خلافت پر آنے کے بعد آپ کی ارفع شان ان خدائی تائیدات سے ظاہر ہے۔ جو ہر قدم میں آپ کے ساتھ رہی ہیں۔ اس بات میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ کہ آپ کی خلافت کا زمانہ تاریخ احمدیت کا ایک ایسا چمکتا ہوا ورق ہے۔ کہ اس کی نظیر دوسری خلافتوں میں بہت کم نظر آتی ہے۔ آپ کے عہدِ مبارک میں جماعت نے نہ صرف علم ظاہر و باطن میں بلکہ تربیت میں تنظیم میں اور تبلیغ میں اس درجہ ترقی کی ہے۔ کہ دشمن بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔ اور آپ کی قیادت میں جماعت کے رعب میں بھی فوق العادت رنگ میں اضافہ ہوا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے لئے دعائیں وقف کی جائیں

باپ کا وہ منصب ہے۔ کہ اگر وہ نالائق بھی ہو۔ تو پھر بھی سعید اولاد کی نظروں میں محبوب ہوتا ہے۔ تو پھر اس باپ کا کیا کہنا ہے۔ جو اپنی اولاد کے لئے سراسر شفقت و رحمت ہے۔ اور یقیناً جو محبت جماعت کو اپنے امام کے ساتھ ہے۔ وہ بھی امام کی شان کے مطابق ہے۔ مگر یہ ایک قدرتی تقاضا ہے۔ کہ اولاد کی محبت اور قربانی کی روح باپ کے متعلق خطرہ کے احساس سے اور بھی زیادہ ترقی کرتی ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اس خطرہ کو جو اس وقت متعدد لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ ہماری نظروں سے قریب کر دیا گیا ہے۔ محسوس کرتے ہوئے اپنی قربانیوں کا ایک عظیم الشان بند کھڑا کر کے اس خطرہ کے سیلاب کو روک دیں۔

یہ خوابیں یونہی پریشان خیالیاں نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف لوگوں کو مختلف مقامات اور مختلف حالات میں مختلف قسم کے نظاروں میں دکھائی گئی ہیں۔ پس ایک سادہ لوح کبوتر کی طرح آنے والے خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی آنکھوں کو بند کر لینا ہرگز دانائی کی راہ نہیں۔ بلکہ ہمیں خدائی تقدیر کے ہاتھ کو چشم بصیرت سے دیکھ کر اپنی دعاؤں اور صدقہ وخیرات سے اس تقدیر کو بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلام کا خدا وہ خدا نہیں۔ جو اپنی قضاء و قدر کا غلام ہو۔ بلکہ وہ ایک قادرِ مطلق خدا ہے۔ جو اپنی تقدیر پر بھی اسی طرح غالب ہے۔ جس طرح کسی اور چیز پر۔ اور وہ اس بات پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ کہ اپنے بندوں کی دعاؤں اور التجاؤں سے اپنی تقدیر کو بدل دے۔ پس ان عظیم الشان احسانوں کو دیکھتے ہوئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت پر ہو چکے ہیں۔ اور ان عظیم الشان برکات پر نگاہ رکھتے ہوئے جو آپ کی ذات والا صفات سے وابستہ ہیں۔ ہمیں اس رمضان کے مبارک مہینہ میں اپنی خاص دعاؤں کو آپ کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ تا خدا ہماری زاری اور بے بسی کو دیکھ کر اپنی تقدیر کو بدل دے۔ اسلام کا خدا تو وہ خدا ہے۔ کہ جس نے اپنے رسول یونسؑ کے ذریعہ ایک پختہ وعدہ دے کر اسے ایک بدکردار قوم کی گریہ وزاری سے بدل دیا تھا۔ تو کیا وہ خدا اپنے پیارے مسیح کی پیاری قوم کی متضرعانہ دعاؤں پر اپنے ایک برگزیدہ خلیفہ کے متعلق اپنی تقدیر کو نہیں بدل سکتا؟ بدقسمت ہے وہ انسان جو اپنے خدا پر بدظنی کرتا ہے۔ اور اسے ہر کام میں قادر خیال نہیں کرتا۔ بے شک وہ ہمارا آقا ہے۔ اور ہم اس کے غلام اور اس کی شان خداوندی بعض اوقات اس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی بات ہی منواتا ہے۔ خواہ وہ کتنی تلخ ہو۔ مگر یہ ہمیں کیسے معلوم ہوا۔ کہ اس معاملہ میں خدائی تقدیر اٹل اور مبرم ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ اس رمضان میں خاص طور پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں کریں۔ انفراداً بھی اور اجتماعی طور پر بھی تاکہ ہماری تضرعات کو دیکھ کر خدا ہمارے امام کی عمر کو لمبا کر دے۔ اور ان کے سایہ کو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعی دعا کے لئے یہ طریق بہتر ہے۔ کہ جہاں تراویح کی نماز ہوتی ہے۔ وہاں نماز تراویح کے اندر دعا کرنے کے علاوہ تراویح کے اختتام پر تمام حاضر الوقت لوگ مل کر دعا کریں۔ نماز تراویح وہ نماز ہے۔ جس کے متعلق قرآن شریف اشدو وطئاً واقوم قیلاً کے الفاظ فرماتا ہے۔ یعنی یہ نماز تکلیف دہ تقدیروں کو دبانے میں سب سے زیادہ مؤثر اور خدا کے حضور عرض و معروضات پیش کرنے کے لئے سب سے بہتر موقعہ ہے۔ لیکن جہاں تراویح کا انتظام نہ ہو۔ وہاں عشاء یا صبح کی نماز کے بعد ہی اجتماعی صورت میں دعا کی جا سکتی ہے۔ اور یہ دعا اس دعا کے علاوہ ہوگی۔ جو نمازوں کے اندر کی جاتی ہے۔ اسی طرح جن دوستوں کو توفیق ہو۔ وہ صدقہ و خیرات بھی کریں۔ بلکہ اگر پہلے کر چکے ہوں۔ مگر دوبارہ کرنے کی بھی توفیق رکھتے ہوں۔ تو بہتر ہے۔ کہ دوبارہ بھی کر دیں۔ صدقہ کے لئے بکرا وغیرہ ذبح کر کے بلحاظ مذہب غرباء اور یتامے و بیوگان میں تقسیم کرنا اور کچھ حصہ جانوروں کو ڈال دینا عمدہ طریق ہے۔ یا غرباء کو کھانا پکا کر کھلا دیا جائے۔ یا اب جبکہ سردیاں آرہی ہیں۔ حاجتمندوں کو سردی کے پارچات بنوا دئے جائیں۔ یا کسی غریب بیمار کو ادویہ مہیا کر دی جائیں۔ یا کسی حاجتمند کی نقد امداد کر دی جائے۔ یا کوئی اور مناسب طریق اختیار کیا جائے۔ مگر سب سے بہتر قربانی اپنے نفسوں کی قربانی ہے۔ جس کے لئے رمضان کا مہینہ بہت خوب ہے۔

ایک لعنتی خیال

یہ خیال کرنا کہ یہ سلسلہ خدا کا ہے۔ اور وہ خود ہی اس کا حافظ و ناصر ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے متعلق کچھ فکر یا تگ و دو کی ضرورت نہیں۔ ایک لعنتی خیال ہے۔ کیونکہ **اول** تو یہ خیال جذبات محبت و احسان مندی کے سراسر خلاف ہے۔ **دوسرے** خدا نے دنیا کو اسباب و علل کا گھر بنایا ہے۔ اور اسباب میں جہاں مادی اسباب داخل ہیں۔ وہاں روحانی اسباب بھی اس میں شامل ہیں۔ **تیسرے** خدا نے ہمیں خود تعلیم دی ہے۔ کہ تم ہر دینی اور دنیوی امر میں مجھ سے مدد چاہو۔ پس اس تعلیم کے ہوتے ہوئے کون شخص ہے۔ کہ جو ایک آنے والے خطرہ کو دیکھ کر خاموش رہ سکتا ہے۔ بلکہ خدائی کام اس بات کا بہت زیادہ حقدار ہے۔ کہ انسان اس کے لئے فکر مند ہو۔

ایک خاص بات

ایک اور جہت سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ کہ ہم آپ کے لئے اپنی بہترین دعائیں وقف کریں۔ اور یہ ایک خاص بات ہے۔ جو میں اس وقت دوستوں کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں۔ خدائی سلسلوں کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تائید خدا کی طاقت کے مطابق نازل نہیں ہوتی۔ بلکہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے ظرف اور قوت جذب کے مطابق نازل ہوا کرتی ہے۔ یعنی خدائے حکیم نے ایسا قانون بنا رکھا ہے۔ کہ ان کاموں میں بھی جو گویا خدا کے اپنے کام ہیں۔ اور خود خدا ہی کے جاری کردہ ہیں۔ خدا کی نصرت کا اظہار ہر نبی اور اسکی جماعت کی حالت کے مطابق ہوتا ہے۔ اور یہ نہیں ہوتا۔ کہ چونکہ کام خدا کا ہے۔ اسلئے ہر نبی اور اسکی جماعت کے متعلق خدا کی نصرت ایک ہی رنگ میں اور ایک ہی درجہ پر ظاہر ہو۔ بے شک ہم بعض اوقات خدا کی قدرت کے اظہار کے لئے اس قسم کی باتیں بیان کرتے ہیں۔ کہ خدا اپنی تقدیر کے نفاذ کے لئے ایک مٹی کے ڈھیلے سے بھی ایسا ہی کام لے سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک زبردست انسان سے۔ اور ہر تلوار خواہ وہ کیسی ہی کند ہو۔ اس کے ہاتھ میں جا کر ایک تلوار جوہر دار کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اور یہ سب باتیں درست بھی ہیں۔ بلکہ مطلقاً خدا کی قدرت کے لحاظ سے ان باتوں سے بہت بڑھ چڑھ کر باتیں بھی ممکن ہیں۔ مگر جہاں تک انسانوں کے ذریعہ خدا کی قدرت کے اظہار کا تعلق ہے۔ عام حالات میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ خدائی قدرت اور خدائی طاقت کا اظہار اس بندے یا جماعت کے ظرف کے مطابق ہوتا ہے۔ جس کو خدا ایسے اظہار کا آلہ بنائے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں ہر نبی کو ایک جیسی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ حالانکہ ہر نبی کے وقت خدائی تقدیر یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ اس نبی کی لائی ہوئی صداقت کو غلبہ اور ترقی دے۔ حتیٰ کہ جہاں بعض انبیاء کو اس قدر کم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کہ وہ کوتہ بینوں کے خیال میں بظاہر ناکام نظر آتے ہیں۔ وہاں بعض دوسرے نبیوں کو ایسے حیرت انگیز رنگ میں غلبہ حاصل ہوا ہے۔ کہ دنیا کی نظریں خیرہ ہوتی ہیں۔ حالانکہ دونوں کے پیچھے ایک ہی قسم کی خدائی تقدیر کام کرتی ہے۔ اس فرق کی یہی وجہ ہے۔ کہ خاص مستثنیات کو الگ رکھ کر خدا کی قدرت و طاقت کا اظہار خدا کی طاقت کے مطابق نہیں ہوتا۔ بلکہ نبی کے ظرف اور اسکی قوت جذب کے مطابق ہوتا ہے۔ یہی حال خلفاء کے معاملہ میں نظر آتا ہے۔ یوں تو ہر نبی کے بعد خدائی تقدیر خلفاء کے ذریعہ انبیاء کی لائی ہوئی صداقت کی تمکنت اور مضبوطی کا ذریعہ بنتی ہے۔ مگر ہم عملاً دیکھتے ہیں۔ کہ

مختلف خلفاء کو مختلف قسم کی اور مختلف درجوں کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا نہیں ہوتا۔ کہ وہ صرف ایک غیر مؤثر درمیانی واسطہ کی طرح خدائی طاقت کے اظہار کا ایک جیسا آلہ بنتے ہوں۔ اسکی ایک عمدہ مثال ریڈیو سٹ کے اصول پر سمجھی جا سکتی ہے۔ جب کسی براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے کوئی برقی پیغام فضا میں نشر کیا جاتا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس کی طاقت سب ریڈیو سٹوں کے لئے ایک ہی جیسی ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس کے ہر ریڈیو سٹ اسے مختلف طاقت کے ساتھ قبول کرتا ہے۔ اور اسی کی طاقت کے مطابق اس کے اندر سے آواز نکلتی ہے۔ یعنی بڑے سٹ سے بلند آواز کے ساتھ نکلتی ہے۔ اور چھوٹے سٹ سے دھیمی آواز کے ساتھ۔ اسی طرح انبیاء اور خلفاء اور ان کی جماعتوں کا حال ہے۔ کہ وہ بھی خدا کی نصرت کو اپنی طاقت اور ظرف کے مطابق قبول کرتے ہیں۔ اور اپنی طاقت سے زیادہ کی برداشت نہیں رکھتے۔ اس اصول کے مطابق کوہ طور پر حضرت موسیٰ ؑ کے بیہوش ہونے کا واقعہ بھی آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ نے اپنے جوش شوق میں خدا سے اس کامل ظہور کے دیکھنے کی تمنا کی۔ جو ازل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والاصفات کے لئے مقدر تھا۔ اللہ نے فرمایا۔ لو ہم تو اپنے کامل جلال کا اظہار کئے دیتے ہیں۔ مگر تمہارے رسیونگ سٹ میں محمد رسول اللہ جیسی طاقت نہیں۔ اس لئے تم اس کی برداشت نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ کہ خدائی تجلّی سے حضرت موسیٰ ؑ بیہوش ہو کر زمین پر جا پڑے۔ اور پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ لیکن یہی تجلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ظاہر ہوئی اور بار بار ظاہر ہوئی۔ مگر آپ پوری مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہے۔ کیونکہ گو خدا ایک تھا۔ مگر ان دونوں نبیوں کے ظرف اور قوت قبول میں بہت بھاری فرق تھا۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور رنگ میں بھی ظاہر کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ لو انزلنا ھٰذا القرآن علیٰ جبل لرأیتہ خاشعا متصدعاً من خشیۃ اللہ۔ یعنی قرآنی تجلی ایسی ہے۔ کہ اگر اس کا نزول کسی مضبوط پہاڑ پر بھی ہو۔ تو وہ بھی خدا کے جلال کے سامنے پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے۔ عام لوگ خیال کرتے ہیں کہ پہاڑ پر قرآن کے نازل ہونے کے کیا معنی ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس نزول سے قرآنی وحی کا نزول مراد نہیں۔ بلکہ یہ مراد ہے۔ کہ خدا نے جس توجہ اور جس جلال اور جس طاقت کے ساتھ قرآنی وحی کو محمد رسول اللہ کے قلب پر نازل کیا ہے۔ اگر وہ اسی طاقت اور اسی جلال کے ساتھ ایک پہاڑ پر اپنی توجہ ڈالے۔ تو وہ پہاڑ چکنا چور ہو کر گر جائے۔ اور یہ ادعا بالکل درست ہے۔ جیسا کہ طور کا واقعہ اس پر عملاً شاہد ہے۔

غیر معمولی ظرف رکھنے والا خلیفہ

اس تمہید سے میری مراد یہ ہے۔ کہ یہ خیال کر لینا کہ جماعت خدا کی ہے۔ وہ خود اس کا حافظ و ناصر ہوگا۔ اور ہر حال میں اسکی قدرت کا اظہار ایک جیسا ہی رہے گا۔ اور خدا چاہے۔ تو ایک مردہ لکڑی سے بھی ہر کام لے لے۔ بے شک مطلق طور پر خدائی قدرت کے لحاظ سے تو درست ہے۔ اور بعض خاص استثنائی حالات میں اس قسم کی قدرت کا اظہار ہوتا بھی ہوگا۔ مگر جہاں تک عام حالات میں خدا کی قدرت کے اظہار کا تعلق ہے۔ یہ خیال ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ گو خدا وہی ہے۔ اور وہی رہے گا۔ مگر اسکی نصرت کا اظہار نصرت حاصل کرنے والے کے ظرف اور قوت جذب پر موقوف ہے۔ اور یقیناً خدا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو جو ظرف عطا کیا ہے۔ وہ ایک غیر معمولی ظرف ہے۔ جو بہت کم لوگوں کو ملتا ہے۔ پس آپ سے محروم ہونے سے ہم صرف آپ کی ذات سے ہی محروم نہیں ہوں گے۔ بلکہ ان خدائی جلوہ نمائیوں سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وسیع ظرف کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور اگر بعد آنے والا خلیفہ اس ظرف کا نہ ہوا (جیسا کہ بظاہر حالات اس کا امکان بہت کم ہے واللہ اعلم) تو گو خدا کی نصرت پھر بھی بہر حال ہمارے ساتھ ہوگی۔ مگر ہم لازماً اپنی ظرف اور قوت جذب کے مطابق ہی اس کی نصرت سے حصہ پائیں گے۔ پس اس جہت سے بھی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق جماعت کو خاص بلکہ اخص دعاؤں اور غیر معمولی صدقہ و خیرات سے کام لینا چاہیئے۔

خدا ہمارے لئے یہ سنہری زمانہ لمبا کرے

ہم دنیا میں خدا کی آخری جماعت ہیں۔ اور باپ کو اپنا آخری بچہ بہت محبوب ہوا کرتا ہے۔ اور یقیناً ہماری بہت سی کمزوریوں اور خامیوں کے باوجود اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ اپنی آخری تقدیر کو جو اسکی تقدیروں میں سے ایک نہایت زبردست تقدیر ہے۔ ضرور پورا کرے گا۔ اور اس کے ارادے کو کوئی نہیں روک سکتا۔ مگر بہر حال ہم اسکی اس پختہ سنت سے باہر نہیں نکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتے۔ جو حضرت آدمؑ سے لیکر اس وقت تک ہر نبی اور ہر خلیفہ کے زمانہ میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی نصرت انسان کے ظرف اور قوت جذب کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ نہ صرف اپنے ظرف کو وسیع کریں۔ کیونکہ اسی پر ہماری بہت سی ترقیات کا دارومدار ہے۔ بلکہ جس عظیم الشان خلیفہ کے متعلق ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ اس کا ظرف خدا کی فوق العادت نصرتوں کا جاذب اور حامل ہے۔ اس کی درازیٔ عمر اور صحت و عافیت کے لئے بھی خدا سے ہر وقت دست بدعا رہیں۔ تا خدا نہ صرف اپنی تقدیر کی خاطر بلکہ ہماری گریہ وزاری کو دیکھ کر بھی ہم پر رحم فرمائے۔ اور ہماری تاریخ کے اس سنہری زمانہ کو ہمارے لئے لمبا کر دے۔ آمین۔

اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔ اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اسے پورا کر کے توبہ و استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں لیکن اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔ (تحریک جدید)

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔
نیز جنرل سروس کمپنی تعمیری عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط تعمیر منگوا کر فیصلہ فرماویں۔

(مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۰ء

خلافت ثانیہ کی عظیم الشان برکات

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کی وجہ سے ۱۱ر ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل خطبہ پڑھا:-

آج رمضان شریف کے

دوسرے جمعہ کا دن

ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آج بھی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی علالت طبع کی وجہ سے یہاں تشریف نہیں لا سکے۔ اور جماعت آپ کے کلمات طیبات سے جو ہدایات اور برکات سے پُر ہوتے ہیں۔ مستفیض نہیں ہو سکی۔ پس میں اور کیا عرض کروں۔ سوائے اس کے کہ ہم آپ کی صحت کے لئے رمضان المبارک کے ایام میں خصوصیت سے دعا کریں۔ یہ جماعت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دوسری یاددہانی ہے۔ کہ

حضور کی صحت کے لئے التزاماً دعا کی جائے

تاکہ ہم اگلے جمعہ میں حضور کے کلمات طیبات سے مستفیض ہو سکیں۔

بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ کہ گو لفظاً ہر وہ فرد واحد ہوتے ہیں۔ مگر حقیقۃً ان کے وجود میں وہ سب لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جو ان کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حال ہے۔ کہ آپ کی صحت کے لئے جب ہم دعا کرتے ہیں۔ تو وہ صرف ان کے لئے ہی دعا نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک عالم کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اس کی مثال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک واقعہ سے بیان کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک صحابی رضؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ میں اپنی دعاؤں کا تہائی حصہ آپؐ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس میں اور بھی زیادتی کر سکو۔ تو اچھا ہو۔ اس نے کہا۔ میں نصف حصہ اپنی دعاؤں کا آپ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس سے بھی زیادہ کر سکو۔ تو اور اچھا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ میں اپنی دعاؤں کا دو تہائی حصہ آپؐ کے لئے وقف کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس سے بھی زیادہ کر سکو۔ تو بہت ہی اچھا ہو۔ تب اس نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ۔ اب میں سب دعائیں آپؐ کے لئے ہی کیا کروں گا۔ یعنی کثرت سے آپ پر درود شریف پڑھا کروں گا۔

اب کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس میں خود غرضی تھی؟ نہیں بلکہ آپؐ نے یہ اس لئے فرمایا۔ کہ جو رحمت اور نُور آپ لائے تھے۔ وہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ اور اس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے اس صحابی کی دعاؤں کا اثر بھی صرف آپ تک نہیں تھا۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ پس آپ نے اس کے دعا کے شوق کو دیکھ کر صرف اپنے لئے

دعا کی تحریک

نہیں فرمائی۔ بلکہ تمام لوگوں کے لئے اور بعد کے آنے والے زمانوں کے لوگوں کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ بعض لوگوں کے لئے دعا صرف ان کے لئے ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں دوسرے بھی شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود ایک عالم کے لئے فائدہ بخش ہے۔ اور جو فائدہ آپ کے وجود سے دنیا کو حاصل ہو رہا ہے مجھے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ ظاہر اور روشن ہے۔ اور میرے لئے اس کا بیان کرنا دراصل چھوٹا منہ اور بڑی بات کی مثال ہے۔

مگر میں احباب کو بطور یاددہانی بتانا چاہتا ہوں کہ ایک بڑا فائدہ جو آپ کے وجود سے جماعت کو پہنچ رہا ہے۔ وہ

جماعت کی وحدت اور نظام

ہے۔ آپ کے ہاتھ پر صرف نام کو ہی جماعت جمع نہیں۔ بلکہ آپ کے ذریعہ وحدت کی ایک روح جماعت میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور تمام جماعت ایک لڑی میں منسلک ہے۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ یہ ایک ایسی اظہر من الشمس بات ہے۔ کہ جس کا دشمن بھی اقرار کرتے ہیں۔ اور جس پر الفضل ما شھدت بہ الاعداء کا مقولہ پوری طرح صادق آتا ہے۔

مگر یہ فائدہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے ذریعہ ہی ہم کو حاصل ہے۔ اور میں اسے بیان کرتا ہوں۔ اور مجھے خوف نہیں۔ کہ اس کی کوئی تردید کرے۔ کیونکہ یہ بہت ہی واضح امر ہے۔ پھر یہ ایسی جماعت ہے۔ جس کے افراد مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوئی مصر کا ہے۔ کوئی برما کا۔ کوئی سیلون کا۔ کوئی انگلستان کا۔ کوئی امریکہ کا۔ کوئی افریقہ کا اس کے ساتھ ہی ان کی عادات میں اختلاف ہے۔ ان کے خیالات اور رجحانات میں اختلاف ہے۔ ایسے لوگوں میں وحدت کی روح پیدا کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ ایک قوم کے لوگوں یا ایک ملک کے آدمیوں میں وحدت پیدا کر لینا زیادہ مشکل نہیں کیونکہ ایک قوم یا ایک ملک کے باشندے ہونے کی وجہ سے ان میں بعض ایسی قومی خصوصیات ہوتی ہیں۔ جن میں وہ تمام لوگ متحد ہوتے ہیں۔ پھر ان میں بعض قومی روایات بھی ہوتی ہیں۔ جو سب میں مشترک ہوتی ہیں۔ اور ان سے وحدت پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مگر ایک ایسی جماعت جو مختلف ممالک اور مختلف خیالات کے لوگوں پر مشتمل ہو۔ ان کو ایک نقطہ پر جمع کرنا بہت اہم کام ہے۔ پس

پہلا فائدہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے یہ ہے۔ کہ آپ کے وجود باجود سے جماعت کے اندر ایک وحدت کی روح پھونکی جا رہی ہے۔ اور جماعت کو ایک کرنے کے بعد پھر اس سے کام لینا یہ

دوسرا خاص کام

ہے۔ جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے حاصل ہو رہا ہے۔ ممکن ہے ایک شخص کو ایسی جماعت مل جائے۔ جو اس کے کہنے بلکہ اس کے اشارے پر اپنی جان دینے کو تیار ہو جائے۔ لیکن اگر اس شخص میں قوم کی اس فدائیت کی روح سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت نہ ہو۔ تو وہ روح ضائع ہو جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت میں وحدت کی روح پیدا کر کے اس سے بہترین کام بھی لے رہے ہیں۔ اور اس کا ایک نمونہ تحریک جدید ہے۔ چنانچہ

تحریک جدید کے اصول

ایسے ہیں۔ کہ ہر شخص یہ اقرار کرنے پر مجبور ہے۔ کہ یہ ایک بہت ہی اعلےٰ انتظام ہے۔ جو جماعت کی ترقی کے لئے آپ نے قائم کیا۔ یہاں تک کہ اس تحریک کی برتری اور فوقیت کو مخالفین احمدیت اور غیر مذاہب کے لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ایسی تحریک اور سکیم ہم میں بھی جاری ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ فائدہ بھی آپ کے وجود با جود سے حاصل ہے۔ کہ آپ نے جماعت کے ہر فرد کو کسی نہ کسی مفید کام پر لگایا ہوا ہے۔ پھر ایک اور فائدہ یہ ہے کہ آپ کا وجود

جماعت کے لئے سپر

کا کام دیتا اور بہت سی مشکلات سے نجات کا باعث ہوتا ہے۔

یہ زمانہ جو بہت ہی خطرناک اور پُر فتن ہے۔ اس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود جماعت کے لئے بہت بڑا فضل ہے۔ کیونکہ اگر کسی جماعت کا لیڈر بہترین ہو۔ تو اسکی جماعت ایسے اوقات میں اس کے ذریعہ پناہ حاصل کر سکتی ہے

پس جماعت کی ترقی کا کام کرنا اور مشکلات و مصائب کے وقت جماعت کے لئے سپر اور پناہ کے واسطے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جیسے لیڈر کا ہونا ایک اتنی بڑی نعمت ہے۔ جس کا جماعت کبھی شکریہ ادا نہیں کر سکتی۔

آپ کے وجود کا ایک اور بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ

اسلام کی شوکت

قرآن کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہم علاوہ دیگر اوقات کے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ سے قرآن کریم کے حقائق و معارف سنتے اور اسلام اور قرآن کے زندہ ہونے کے ثبوت مشاہدہ کرتے ہیں۔ پس آپ محض ایک قوم کے لیڈر ہی نہیں۔ بلکہ ایسے لیڈر ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ قرآن کی صداقت اور اسلام کی عظمت لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے۔ ایسا قیمتی وجود جو جماعت کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیا اس کے متعلق ہم پر یہ فرض نہیں۔ کہ ہم آپ کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے پیہم التزام کے ساتھ دعائیں کریں؟

پھر ایک اور فائدہ آپ کے مبارک وجود کا یہ ہے۔ کہ آپ اپنی روحانیت سے سلسلہ احمدیہ کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ یعنی جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت وحقانیت اور افضلیت کا ایک زندہ ثبوت تھا۔ اسی طرح حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا وجود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت و حقانیت کا ایک زندہ ثبوت

ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقانیت وصداقت کی ایک بہت بڑی دلیل آپ کا وجود بھی ہے۔ جب ایک عقلمند اور غور کرنے والا انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس باکمال بیٹے کو دیکھتا ہے۔ جس سے دنیا کو روحانی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ تو اس کا دل ضرور شہادت دیتا ہے۔ کہ وہ وجود جس کے آپ بیٹے اور جانشین ہیں۔ ضرور ایک اعلیٰ ہستی تھے۔ الغرض کئی وجوہ سے ضروری ہے۔ کہ ہم اس

قیمتی اور بابرکت وجود

کے واسطے قبولیت دعا کے ان خاص ایام میں خصوصیت سے دعا کرتے رہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہوتی ہے۔ جو جمعہ کے وقت سے لیکر غروب آفتاب سے قبل ہوتی ہے۔ اور اس میں اللہ تعالےٰ خاص طور پر اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ پس میں اس امر کو بطور یاددہانی پیش کرتا ہوں۔ کہ جمعہ کے دن خصوصاً افطاری سے قبل

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے

دعائیں کی جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس قیمتی گھڑی میں بھی دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے ساتھ ہی میں بعض اور قیمتی وجودوں کے لئے بھی دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہ بھی جماعت کے لئے بہت مفید بلکہ اپنی ذات میں بے نظیر ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا قیمتی اور مفید وجود

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی

کا ہے۔ آپ کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

آپ کے لئے دعا بھی صرف آپ کے لئے نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے خاندان اور ساری جماعت کے لئے دعا ہے۔ پس احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کے وجود بابرکات کو تادیر سلامت رکھے۔

اسی طرح میں اس موقعہ پر سیدہ ام طاہر احمد

حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ

کی صحت کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ وہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کے دل میں بھی جماعت کی خیر خواہی کا بہت بڑا جذبہ ہے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ ان کا ایکسرے کرایا جائے۔ اور ایکسرے کے بعد اگر ضروری سمجھا جائے۔ تو اپریشن کرایا جائے۔ پس ان کے لئے دعا کی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت عطا کرے۔ اور اپریشن کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ ان کو خدا تعالےٰ نے

ایک خاص امتیاز

بخشا ہے۔ جس کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ آپ ابھی چھوٹی تھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ ان کا نکاح پڑھا کر انہیں اپنے خاندان میں شامل فرما لیا۔ ان دنوں مرزا مبارک احمد صاحب بخار سے بیمار تھے۔ اور حضور کے الہام کے مطابق نویں دن ان کا بخار ٹوٹ گیا۔ اس دن حضور نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے اپنے مکان کے صحن میں ان کا نکاح مرزا مبارک احمد صاحب سے پڑھایا۔ اس موقعہ پر چند آدمی موجود تھے۔ جن میں میں بھی تھا۔ بچپن کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے ایک بچے کے ساتھ سیدہ مریم بیگم صاحبہ کا نکاح پڑھوانا ایک غیر معمولی بات ہے۔ اور یہ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو آپ کے لئے قابل فخر ہے۔ پس ان کی صحت کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ دعا کی جائے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ علالتِ طبع کے سبب خود تو تشریف نہیں لا سکے۔ مگر میں آپ کے بعض کلمات ہی تحریک جدید کے متعلق سُنا دیتا ہوں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم صرف آپ کی اس سکیم اور تحریک کی تعریف ہی نہ کریں۔ بلکہ اس کے ذریعہ آپ جس راہ پر ہم کو چلانا چاہتے ہیں۔ ہم اس پر عمل کریں۔ پس میں آپ کے یہاں تشریف نہ لانے کی وجہ سے وہ اعلان جو

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ سناتا ہوں۔ تا کہ آپ کے تشریف نہ لا سکنے سے جو کمی واقع ہوئی ہے۔ اسکی کسی قدر تلافی ہو سکے۔

(اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے من انصاری الی اللہ کے عنوان سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا رقم فرمودہ وہ اعلان پڑھ کر سنایا۔ جو "الفضل" میں پہلے صفحہ پر کئی دنوں سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے بعد فرمایا)

فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید نے مجھے چٹھی لکھی ہے۔ کہ میں یہ بھی بتا دوں۔ کہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے پورا کرنے میں ½۱ ماہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر وصولی ابھی صرف ۶۲ فی صدی ہے۔ اور قادیان کے احباب کی بھی کافی رقوم ابھی تک واجب الادا ہیں۔ تمام احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو رمضان شریف میں ہی پورا کر دیں۔ تا کہ ان کا نام بھی اس فہرست میں آ جائے۔ جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور سال ششم کا سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کی

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی فضیلت سورۃ القدر سے ثابت ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کا نزول اس مبارک رات میں شروع ہوا۔ یہ رات اپنے اندر اتنی برکت رکھتی ہے۔ کہ خیر من الف شھر۔ اس ایک رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ کیونکہ تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا۔ اس میں بحیثیت خداوندی ملائکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو لے کر اترتے ہیں۔ ایسا کلام جو مجسم سلامتی ہی سلامتی ہے۔ پھر گھنٹہ دو گھنٹہ تک نہیں۔ بلکہ ھی حتّٰی مطلع الفجر کہ فجر ہونے تک یہ مبارک رات اپنی اسی حالت میں رہتی ہے۔

پھر نبی کریمؐ کا عمل بھی اسکی فضیلت پر شاہد ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرھا (ترمذی) کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ماہ رمضان کے آخری دس دنوں میں اتنا مجاہدہ کرتے تھے۔ کہ ایسا مجاہدہ باقی ایام میں نہ کرتے تھے۔ ایسا ہی حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔ کان النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شدّ مئزرہٗ واحیا لیلہٗ وایقظ اھلہٗ (بخاری) کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں عبادت نہایت کثرت سے کرتے تھے۔ حتّٰی کہ رات بھر جاگتے رہتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ کہ آپ کی طرح وہ بھی عبادت میں مشغول رہیں۔

اعتکاف کی غرض

چونکہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ یہ مبارک رات ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے۔ لہٰذا اعتکاف کی بڑی غرض یہ ہے۔ کہ اس رات کو پا کر اس میں دعائیں کی جائیں۔ اور اس سے حقیقی فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

من اعظم مایطلب بالاعتکاف فی العشر الاواخر ادراک لیلۃ القدر کما یدلّ علیہ تتبع الاحادیث (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ حاشیہ۔ کہ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کے ذریعہ بڑی سے بڑی چیز جو حاصل کرنا مقصود ہے۔ وہ یہ ہے

۴۴ کے واسطے ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے پیش ہوگی۔ اور یہ وہ خاص موقعہ ہے۔ جس کے لئے بیرونجات سے بھی بے شمار چٹھیاں اور تاریں آیا کرتی ہیں۔ کہ ان کے لئے بھی اس موقعہ پر دعا کی جائے۔ پس احباب کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ لیلۃ القدر کو پایا جائے۔ اور لیلۃ القدر جیسا کہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ رمضان کے آخری دنٗس دنوں میں طاق ایام میں آتی ہے۔ نبی کریم صؐ نے فرمایا ہے۔ انہا لیلۃ احدی وعشرین ولیلۃ ثلث وعشرین وخمس وعشرین وسبع وعشرین و تسع وعشرین واخر لیلۃ من رمضان (ترمذی) کہ یہ رات ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا رمضان کی بالکل آخری رات میں آتی ہے۔ تبھی بعض صحابہ رضؓ جس رات چاند نظر آجاتا تھا۔ وہ رات بھی مسجد میں گزارتے تھے۔ اور صبح عید ادا کر کے گھر آتے تھے۔

پس ان آخری دنوں میں اعتکاف بیٹھنے میں یہی حکمت ہے۔ کہ لیلۃ القدر انہی راتوں میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ابی سعید خدری رضؓ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاوسط من رمضان فأعتکف عامًا حتّٰی اذا کان لیلۃ احدی وعشرین وھی اللّیلۃ التي یخرج من صبیحتھا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر۔ (بخاری) کہ نبی کریم صؐ پہلے ماہ رمضان کے درمیانی دس دنوں میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ مگر ایک سال اعتکاف بیٹھے۔ اور جب اکیسویں رات آئی۔ جس کی صبح کو آپ نے اعتکاف چھوڑ دینا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ آئندہ کے لئے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھا جائے۔ اور لیلۃ القدر کو طاق راتوں میں تلاش کیا جائے۔ کیونکہ انی اریت لیلۃ القدر ونسیتھا فالتمسوھا فی العشر الاواخر فی وتر (بخاری) کہ مجھے وہ رات دکھائی گئی تھی۔ مگر میں بھول گیا۔ (ہاں اتنا ضرور یاد ہے۔ کہ وہ آخری دنوں کی طاق راتوں میں تھی۔ لہذا) آخری طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

پھر کئی صحابہ رضؓ کو بھی خوابوں میں اپنی آخری ایام میں دکھائی گئی۔ چنانچہ مروی ہے۔ انّ رجالاً من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أرٰی رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر۔ (بخاری) کہ کئی صحابہ رضؓ نے خواب میں لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خوابوں کا اس طرح متفق ہونا بتاتا ہے۔ کہ وہ رات آخری عشرہ میں آتی ہے۔ پس جس نے اس کی تلاش کرنی ہو۔ وہ آخری عشرہ میں کرے۔

علامت:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ فانی رایت ان اسجد فی ماء وطین۔ (بخاری) کہ خواب میں مجھے یہ رات ایسی صورت میں دکھائی گئی۔ کہ گویا اس رات بارش کی وجہ سے پانی اور کیچڑ بھی ہے۔ جس میں میں نے سجدہ کیا ہے۔ اس حدیث کے ماتحت اس رات کی یہ علامت قرار دی گئی ہے۔ کہ رات آسمان پر بادل اور تھوڑی بہت بارش بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث بخاری میں آتا ہے۔ کہ نبی کریم صؐ نے صحابہ رضؓ کو کہا۔ کہ آج لیلۃ القدر ہوگی۔ اور پھر اس رات بارش بھی اور آسمان پر بادل اور ہوا بھی تھی۔

اعتکاف:۔ اعتکاف کی غرض جیسا کہ فضیلت لیلۃ القدر میں بتایا جا چکا ہے۔ یہ ہے۔ کہ لیلۃ القدر کو حاصل کیا جائے۔ اور یہ کہ ماہِ رمضان انسان کی روحانی ترقیوں کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور اگر اس سے حقیقی فائدہ حاصل کیا جائے۔ تو انسان اپنی پیدائش کی اصلی غرض کو پورا کر کے اپنے محبوب حقیقی سے مل سکتا ہے۔ پس اعتکاف ان غرضوں کو پورا کرنے کا عملی ذریعہ ہے۔ کیونکہ ایام اعتکاف میں انسان دنیا کے تمام دھندوں سے الگ ہو کر اپنے محبوب کے در پر دھونی رما بیٹھتا ہے۔ اور ہر وقت اسکی عبادت میں لگا رہتا ہے۔

اعتکاف کے لغوی و شرعی معنی

الاعتکاف فی اللغۃ الحبس والمکث واللزوم والمنع وفی الشرع ھو اللبث والمقام فی المسجد مع الصوم ونیّۃ الاعتکاف (قدوری) کہ اعتکاف کے لغوی معنی "کسی جگہ پر ٹھکانا کرنا" "ٹھہرنا اور رک رہنا" کے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں اعتکاف اس کو کہتے ہیں۔ کہ روزہ رکھ کر اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا اور قرار پکڑنا

ترغیب اعتکاف۔ نبی اکرم صؐ کے متعلق آتا ہے۔ انہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر وکان یحث اصحابہ علے الاعتکاف (بخاری جلد ا صفحہ ۲۳۹ حاشیہ) کہ نبی کریم صؐ آخری عشرہ میں خود بھی اعتکاف بیٹھتے تھے۔ اور اپنے اصحاب رضؓ کو اعتکاف بیٹھنے کی بہت ترغیب اور انگیخت فرماتے تھے۔ کہ وہ بھی اعتکاف بیٹھیں۔

اعتکاف کب اور کہاں بیٹھنا چاہیئے؟ اعتکاف ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل (کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان (بخاری) کے مطابق مسجد میں بیٹھنا چاہیئے۔

انسان ہر مسجد میں خواہ وہ گاؤں اور دیہات میں ہو۔ یا شہر میں اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ولا تباشروھنّ وانتم عاکفون فی المساجد۔ کہ جب تم مساجد میں حالتِ اعتکاف میں ہو۔ تو اپنی بیویوں کے ساتھ خلوت صحیحہ نہ کرو۔ پس لفظ المساجد میں تمام مسجدیں (خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی۔ شہروں میں ہوں یا گاؤں میں) آجاتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے "جامع مسجد" میں کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ بلکہ ایک معمولی سے گاؤں کی چھوٹی سے چھوٹی مسجد میں بھی اعتکاف بیٹھا جا سکتا ہے۔

عورتیں بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں

اگر ہر قسم کا امن ہو۔ اور کسی قسم کی شرارت کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ تو عورتیں بھی مسجد کے ایک حصہ میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے (بخاری) کہ نبی کریم صؐ سرور دو عالم کے زمانہ میں آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔ بلکہ اعتکف ازواجہ من بعدہٖ (بخاری) حضور کی وفات کے بعد بھی آپ کی بیویاں اعتکاف بیٹھتی رہیں۔

اعتکاف بیٹھنے کا صحیح وقت

اعتکاف بیٹھنے کا صحیح وقت یہ ہے۔ کہ اعتکاف بیٹھنے والا بیسویں روزے کو عصر کے بعد مسجد میں معتکف ہو جائے۔ یعنی اکیسویں روزہ کی رات معتکف کے اعتکاف کی پہلی رات ہو۔ اور اکیسواں (۲۱) روزہ معتکف کے اعتکاف کا پہلا روزہ ہو۔ اور عید کے چاند کے نظر آنے پر اعتکاف ختم کر دے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

" صورتہٗ ان یدخل فی المسجد فی عشرین من رمضان بعد العصر قبل المغرب ولا یخرج منہ حتّٰی رای ھلال الفطر (قدوری) کہ اعتکاف کی صورت یہ ہے۔ کہ انسان رمضان کی بیسویں تاریخ کو عصر کے بعد اور مغرب سے پہلے مسجد میں داخل ہو کر معتکف ہو جائے۔ اور جب تک ہلال عید نظر نہ پڑے۔ تب تک حالت اعتکاف سے باہر نہ نکلے۔ احادیث سے بھی اسی تاریخ کی تعیین ثابت ہے۔ (بخاری۔ ترمذی)

اعتکاف سے متعلق چند ضروری باتیں

بہتر ہوگا۔ کہ کپڑے وغیرہ کا پردہ کر کے ایک حجرہ سا بنالے۔ تاکہ حسب منشاء دعا اور عبادت کر سکے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ فکنت اضرب لہ خباء (بخاری) کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعتکاف بیٹھتے۔ تو میں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ بنا دیتی تھی۔ جس میں آپ رہتے۔ خود آپ کی ازواج مطہرات کا مسجد میں خیمے لگانا بخاری شریف سے ثابت ہے۔

معتکف ایام اعتکاف میں اپنے سر کو دھو سکتا اور کنگھی کر سکتا ہے۔ بلکہ اپنی بیوی سے (خواہ وہ اس وقت حائضہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ایسی صورت میں کہ وہ مسجد کے اندر نہ آئے) سر کو دھلوا سکتا اور کنگھی کروا سکتا ہے۔ ان باتوں کا ثبوت ان دو حدیثوں سے ملتا ہے۔

۱۔ حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔ کان النبیّ صلے اللہ علیہ وسلم یصغی الی رأسہٗ وھو مجاور فی المسجد فأرجلہٗ وانا حائض (بخاری) کہ نبی کریم صؐ مسجد میں ہوتے ہوئے (کھڑکی کے راستہ سے) میری طرف اپنا سر مبارک جھکاتے تھے۔ تو میں حضور کے سر مبارک میں کنگھی کرتی۔ درآنحالیکہ میں ایام حیض میں ہوتی تھی۔

۲۔ پھر فرماتی ہیں:۔ یخرج رأسہٗ من المسجد وھو معتکف فأغسلہ وانا حائض۔ (بخاری) کہ آپ اعتکاف کے دنوں میں مسجد سے (کھڑکی کے راستہ سے) میری طرف اپنا سر مبارک نکالتے۔ تو میں آپ کے سر کو دھو دیا کرتی تھی۔ اور میں ان دنوں حالتِ حیض میں ہوتی تھی۔

معتکف پیشاب۔ پاخانہ کرنے کے لئے مسجد سے نکل سکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ کان لا یدخل البیت الا لحاجۃ اذا کان معتکفًا (بخاری) کہ آپ سوائے کسی انسانی حاجت کے مسجد سے باہر نہ آتے تھے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گھر مسجد کے ساتھ ہی تھا۔ پس اگر گھر قریب ہی ہو۔ تو گھر میں اس حاجت کے لئے آسکتا ہے۔ اور اگر گھر دور ہو۔ تو پھر کہیں قریب ہی حاجت سے فارغ ہو کر فورًا واپس آجائے۔ معتکف کے پاس مسجد میں اسکی بیوی یا کوئی اور رشتہ دار ملنے کے لئے آسکتا ہے۔ اور کوئی ضروری امر ہو۔ تو معتکف کچھ دیر تک اس سے باتیں بھی کر سکتا ہے۔ حدیث بخاری میں آتا ہے۔ کہ آپؐ کی بیوی صفیہ رضؓ تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد (بخاری) آپ کو مسجد میں جبکہ آپ معتکف تھے ملنے گئی۔ فتحدثت عندہ ساعۃ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کچھ دیر تک باتیں کرتی رہی۔ اسی حدیث کی ایک روایت یہ بھی ہے۔ وعندہ ازواجہ (بخاری) کہ اور بیویاں بھی آپ کو مسجد میں ملنے آئی ہوئی تھیں۔

معتکف کو اعتکاف کا احترام کرتے ہوئے ادھر ادھر کی فضول باتوں سے پورا پورا اجتناب کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جس غرض کے لئے معتکف ہوا ہے۔ اس کو پورا کرنے میں لگا رہے۔

معتکف کا اپنی بیوی سے خلوت صحیحہ کرنا۔ اس کا بوسہ لینا اور اس کے ساتھ ایسی حرکات کرنا جن میں انسانی شہوت کا دخل ہو۔ سب حرام ہیں کیونکہ یہ چیزیں خلوت صحیحہ کی متحرک ہیں۔ اور اگر کوئی شہوانی حرکت کرے۔ اور اس پر ایسی حالت آ جائے۔ جو خلوت صحیحہ کے وقت آتی ہے۔ تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ اور قضائی دینی ہوگی۔

معتکف کے لئے خرید و فروخت کرنا منع ہے۔ ہاں اگر کوئی ایسی چیز ہو۔ جو وہیں مسجد میں موجود ہو۔ اور اسے اسکی اس وقت ضرورت ہو۔ تو ایسی صورت میں اسکی بیع و شراء کر سکتا ہے۔

بہتر ہوگا۔ کہ معتکف اگر شہر کا رہنے والا ہو۔ تو اس مسجد میں اعتکاف بیٹھے جس میں جمعہ ہوتا ہے۔ تاکہ باہر نکلنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ ہاں اگر اس مسجد میں جمعہ نہیں پڑھایا جاتا۔ جس میں معتکف اعتکاف بیٹھا ہے۔ تو پھر جمعہ پڑھنے کے لئے قریب کے فاصلہ تک جا سکتا ہے۔

اعتکاف کی حالت میں کسی انسانی حاجت کے لئے گھر تک جانے والی حدیث سے یہ جواز نہیں لینا چاہیئے۔ کہ معتکف ادھر ادھر بازاروں وغیرہ میں چکر بھی لگا سکتا ہے۔ ابو حنیفہ رض کے نزدیک تو "لو خرج من المسجد ساعۃ بغیر عذر فسد اعتکافہ" (قدوری) کہ جو شخص بلا عذر مسجد سے نکلتا ہے۔ تو اس کا اعتکاف قائم نہیں رہتا۔

بعض صحابہ رض کے نزدیک معتکف بیمار پرسی بھی کر سکتا ہے۔ جمعہ میں بھی حاضر ہو سکتا ہے۔ مگر بعض کے نزدیک یہ تب جائز ہے۔ کہ معتکف اعتکاف بیٹھتے وقت ان باتوں کی شرط لگائے۔ کہ یہ چیزیں حالت اعتکاف میں بھی ادا کرونگا۔

قضاء اعتکاف:۔ اگر کوئی شخص اعتکاف کی نیت کر کے معتکف ہو جاتا ہے۔ لیکن کسی وجہ سے اس اعتکاف کو پورا نہیں کر سکتا۔ تو اسے رمضان کے بعد ماہ شوال میں اسکو پورا کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم ایک دفعہ اعتکاف بیٹھے۔ تو حضرت عائشہ رض بھی آپ سے اجازت لے کر اعتکاف بیٹھ گئیں۔ اس پر حضرت حفصہ رض اور زینب رض بھی معتکف ہو گئیں۔ تو نبی کریم جب صبح کی نماز ادا کر کے واپس اپنی جگہ پر آئے۔ تو حضور نے مسجد میں چار خیمے دیکھ کر فرمایا۔ ما ھذا؟ یہ کیا بنا رکھا ہے۔ فاخبر خبرھن تو حضور کو آپ کی ازواج کا یہ سارا معاملہ بتایا گیا۔ فقال ما حملھن علی ھذا؟ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کس چیز نے ان کو اس بات پر اکسایا ہے۔ کہ وہ ایسا کریں؟ آلبر؟ کیا یہ نیکی ہے؟ انزعوھا فلا اراھا۔ ان کو اکھاڑ پھینکو۔ میں اس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ فنزعت۔ چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے۔ فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال (بخاری) اس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس رمضان میں اعتکاف نہ بیٹھے۔ بلکہ رمضان کے بعد شوال کے آخری دس دنوں میں اس اعتکاف کی قضائی پوری کی۔

عید الفطر:۔ عید کے دن صبح سویرے اٹھنا چاہیئے۔ نہا دھو کر خوشبو لگائی جائے۔ اجلا اور صاف لباس زیب تن کیا جائے۔ عیدگاہ میں پہنچنے سے پیشتر کچھ نہ کچھ ضرور کھا لینا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات۔ (بخاری) کہ نبی کریم عید کے دن عیدگاہ میں جانے سے پہلے ضرور کچھ چھوہارے تناول فرما کر جاتے تھے۔

وقت الصلوٰۃ:۔ نماز عید کے پڑھنے کا وقت صبح نیزہ یا دو نیزہ بھر دن چڑھنے سے لیکر زوال شمس تک ہے۔ زوال کے بعد وقت نہیں رہتا۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ پہلے وقت میں عیدگاہ میں پہنچا جائے۔ علاوہ ثواب کے پہلے جانے والا امام کا خطبہ بھی اچھی طرح سن سکے گا۔

اس نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ امام قرأت بالجہر (بلند آواز سے) پڑھے۔

پہلی رکعت میں نیت باندھ کر سات بار تکبیریں اللہ اکبر کہے۔ اور دونوں ہاتھ کانوں یا کندھوں تک ہاتھ لا لا کر ہاتھ کھلے چھوڑتا جائے۔ (باندھنا بھی جائز ہے) سات تکبیروں کے بعد آٹھویں دفعہ ہاتھ باندھ کر قرأت پڑھے۔

پھر دوسری رکعت میں قرأت پڑھنے سے پہلے پانچ تکبیریں کہے۔ ہر دو رکعت میں جو بارہ تکبیریں ہیں۔ یہ ان مقررہ تکبیروں سے زائد ہیں۔

اگر ایک رکعت ہو چکی ہو۔ یا دونوں ہو چکی ہوں اور التحیات میں جا ملے۔ تو امام کے سلام پھیرنے پر باقی نماز کو پورا کرے۔ امام جیسا موقعہ و حالات ہوں۔ ویسا خطبہ پڑھے۔ امام مردوں میں خطبہ پڑھنے کے بعد عورتوں میں بھی جا کر خطبہ پڑھ سکتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ خطب الناس (بخاری) کہ آپ نے پہلے مردوں میں خطبہ عید پڑھا۔ فاتی النساء فذکرھن (بخاری) پھر عورتوں میں آئے۔ اور ان کو وعظ و نصیحت کی۔

خطبہ ختم ہونے کے بعد انسان گھر کو اس راستہ سے آئے۔ جس سے پہلے نہیں گیا۔ جن پاؤں پر گیا ہے۔ ان پاؤں پر واپس آنا پسندیدہ امر نہیں۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ اذا کان یوم عید خالف الطریق (بخاری) کہ عید کے روز راستہ بدل کر گھر آنا چاہیئے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مومن عہد کا پکا ہوتا ہے۔ وہ عہد کر کے توڑتا نہیں۔ لہذا جو عہد اس نے رمضان میں خدا سے باندھا ہے۔ اسے توڑ کر الٹے پاؤں نہیں پھرے گا۔ گویا جس وقت مومن راستہ بدل کر آ رہا ہوتا ہے۔ وہ اس بات کا عملی طور پر عہد کر رہا ہوتا ہے۔ کہ وہ ان عہود کی جو ماہ رمضان میں اس نے خدا سے باندھے ہیں۔ پوری رعایت کرے گا۔ اور ان کو توڑ کر الٹے پاؤں نہیں پھریگا۔

گاؤں میں عید:۔ نماز عید گاؤں اور دیہاتوں میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ بلکہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔ یہ یونہی فضول باتیں ہیں۔ کہ گاؤں میں جمعہ یا نماز عید نہیں ہو سکتی۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ ھذا عیدنا اھل الاسلام (بخاری) کہ ہم مسلمانوں کی "یہ" عید ہے۔ پس جہاں چند مسلمان ہوں۔ وہاں یہ عید بارشاد نبوی صلعم ضرور پڑھی جائیگی۔ خواہ شہر ہوں یا دیہات۔

لفظ عید کے معنی ہی "خوشی" کے ہیں۔ لہذا دوستوں واقفکاروں سے خوب تپاک اور پیار سے ملنا چاہیئے۔ اور خوب خوشی منانی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا ہے۔ ان لکل قوم عیداً وھذا عیدنا۔ (بخاری) کہ ہر قوم میں خوشیاں اور تہوار ہیں۔ ہمارا تہوار اور خوشی کا دن یہ ہے۔

فطرانہ۔ فطر کے معنی ہیں "چھوڑنا اور کھولنا" یعنی اب کھانے کے دن آئے ہیں۔ اور روزہ کے دن گذر گئے۔ اس خوشی میں کچھ دینا چاہیئے۔ تا غرباء بھی اس موقعہ پر خوشی میں شامل ہو سکیں۔ اور بارشاد نبوی کہ ھذا عیدنا اھل الاسلام۔ سب کے لئے عملی طور پر عید ہو جائے۔ اسلئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس خوشی منانے والے بلکہ اسکی اولاد تک پر ایک صاع پیمانہ کھجور فرض کیا ہے۔ جس کی آج کل تین آنے قیمت ہے۔ حضرت ابن عمر رض سے مروی ہے۔

فرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (بخاری) کہ حضور نے کھجور اور جو کا ایک ایک صاع ہر غلام۔ آزاد مرد۔ عورت۔ اور بچے۔ بوڑھے پر فرض قرار دیا ہے۔

اگر بالفرض کسی وجہ سے عید کے دن فطرانہ نہ بھی ادا کیا جا سکے۔ تو پھر ساقط نہیں ہو جاتا۔ بلکہ دوسرے یا تیسرے دن ادا کر دے۔ بہر کیف ادا کرنا ضروری ہے۔

جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی پہلے ادا کر دینا چاہیئے۔ کہ تا غرباء دینامی کی امداد کی جا سکے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ وقت آنے سے پیشتر فطرانہ ادا ہو سکتا ہے یا نہیں؟ فرخص لہ فی ذالک (ترمذی) تو حضور نے سائل کو اجازت دی۔ کہ ہاں وقت سے پہلے ادا کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک ماہ کی ہر خیر و خوبی سے بہرہ ور کرے آمین۔ ؎

رحم کی تیرے الٰہی ہے کہ آس و امید
ہو گیا در پر ترے حاضر خلیلِ خستہ جاں

طالب دعا۔ محمود احمد خلیل شاہ پوری

عید الفطر کے عید فنڈ کے لئے

احباب اور عہدہ داران جماعتہائے مقامی کا فرض

عید فنڈ ایک نہایت ضروری چندہ ہے۔ اسکی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہے۔ شروع میں جب اسکی ابتدا ہوئی تھی۔ اسکی شرح ایک روپیہ فی کس (ہر کمانے والے) کے حساب سے مقرر تھی۔ عرصہ تک احباب اس شرح سے چندہ ادا کرتے رہے ہیں۔ لیکن بُعد زمانہ کے سبب نیز دیگر طوعی تحریکات کے باعث اس چندہ کی اہمیت ویسی خیال نہیں کی جاتی۔ جو پہلے تھی۔ حالانکہ ضروریات سلسلہ پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ اور احباب اس فنڈ میں چند آنے یا چند پیسے ادا کر دینا کافی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام کے جاری کئے ہوئے فنڈوں میں کسی قسم کی کمزوری نہیں ہونے دینی چاہیئے۔ اس لئے احباب و عہدہ داران مقامی کا فرض ہے۔ کہ وہ عید فنڈ کے چندہ کی فراہمی اسی سرگرمی سے کریں۔ جس طرح ابتداء میں کی جاتی تھی۔ اور اس کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ عید سے ہفتہ عشرہ قبل لوگوں کے گھروں پر جا کر اس چندہ کو وصول کیا جائے۔ کوشش کی جائے۔ کہ اس سے باشرح یعنی ایک روپیہ فی کمانے والے کے حساب سے چندہ فراہم کیا جائے۔ سوائے ایسے شخص کے جو اس شرح سے بالکل ادا نہ کر سکتا ہو۔ چونکہ اس چندہ کی ابتداء مرکزی اغراض و مقاصد کے لئے ہے۔ اسی لئے اس چندہ کا روپیہ کسی اور مصرف میں خرچ کر لینا جائز نہیں۔ بلکہ پورا کا پورا مرکز میں بھجوانا چاہیئے۔ جو احباب کسی جماعت میں شامل نہیں۔ وہ اپنا چندہ براہ راست مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۵۶۸۳ منکہ مرزا مبشر احمدؐ ولد مرزا بشیر احمدؐ صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اور ماہواری جیب خرچ پندرہ روپے میرے والدین کی طرف سے مجھے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد :- مرزا مبشر احمدؐ۔ گواہ شد مرزا مجید احمدؐ گواہ شد مرزا بشیر احمدؐ والد موصی۔

۵۶۸۲ منکہ فتح محمدؐ سیال ولد چودھری نظام دین صاحب قوم سیال پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر قریباً ۵۳ سال تاریخ بیعت جون ۱۸۹۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-
میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے
مکان واقعہ محلہ دارالانوار حلقہ بھینی بانگر بمعہ باغ و اراضی قیمتی -/-/۵۰۰۰ روپے
(۲) اراضی واقعہ موضع بھینی بانگر ۱۵ ایکڑ قیمتی -/-/۲۸۰۰۰ روپے۔
(۳) اراضی واقع موضع بدھائی دس ایکڑ قیمت -/-/۱۰۰۰ کل قیمت جائیداد مذکورہ بالا مبلغ -/-/۳۳۰۰۰ روپے ہے۔
اس جائیداد پر مبلغ دس ہزار روپیہ قرضہ ہے۔ جو بصورت گروی ہے۔ قرضہ کو وضع کرنے کے بعد قیمت جائیداد مبلغ -/-/۲۳۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
اس جائیداد کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ -/-/۲۵۰ روپے ہے۔ میں اس ماہوار آمد کے بھی دسویں حصہ کی منظوری کے بعد سے ماہوار آمد ادا کرتا رہوں گا۔
العبد :- فتح محمدؐ سیال ۱۲ تبوک ۱۳۱۹ ہش
گواہ شد :- سید محمدؐ اسماعیل B.A ناظر اعلیٰ
گواہ شد قاضی عبد الرحمٰن محرر نظارت علیا۔

۵۷۰۳ منکہ غلام قادر احمدی ولد چودھری پیر اندتا صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن منجھلہ ڈاکخانہ کلاں ضلع گورداسپور حال مقیم دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔
ایک کنال اراضی سکنی واقع محلہ دارالیسر قادیان دارالامان میں قیمتی -/-/۲۴۰ روپے اور ایک صد بیس روپے دار الشکر کمیٹی میں جمع ہیں۔ کل جائیداد اس وقت -/-/۳۶۰ روپے ہے۔ میرے والد صاحب اس وقت بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس لئے جدی جائیداد انہی کے نام ہے۔ اور وہ اس وقت تک احمدی نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت میں داخل فرمائے آمین۔
میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بصورت ملازمت مبلغ چونتیس ۳۴ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد :- غلام قادر احمدیؐ محکمہ زراعت دنیاپور ضلع ملتان۔ گواہ شد محمدؐ حیات خاں آنریری انسپکٹر بیت المال ملتان۔ گواہ شد مستری محمدؐ اسماعیل احمدی دنیاپور

۵۷۰۲ منکہ اللہ دتا ولد امین الدین قوم شیخ عمر تقریباً ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء سکنہ بنگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-
اس وقت میری موجودہ جائیداد صرف ایک مکان پختہ واقع قصبہ بنگہ مالیتی تقریباً پانصد روپیہ ہے۔ اور میرے ذمہ اس وقت قریباً تین صد روپیہ قرضہ ہے۔ اس کو منہا کر کے باقی موجودہ جائیداد مالیتی تخمیناً -/-/۲۰۰ روپیہ کی رہتی ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔
بوجہ ضعیف العمری کے میری آمد وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ اور میرے نان و نفقہ کا خرچ میرے بچوں کے ذمہ ہے۔ نیز میری وفات کے بعد اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔
نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرا چندہ وصیت اور اخراجات تجہیز تکفین وغیرہ اور میری اہلیہ بیگم بی بی صاحبہ موصیہ کے بھی اخراجات تجہیز و تکفین وغیرہ جو کوئی ادا کرے۔ اس کو حق ہوگا۔ کہ وہ تمام خرچ میری جائیداد مذکور سے وصول کرے۔
العبد :- اللہ دتا نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمدؐ الدین سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بنگہ بقلم خود۔ گواہ شد فضل دین سیکرٹری انجمن احمدیہؐ بنگہ بقلم خود۔

۵۷۰۱ منکہ محمدؐ ابراہیم حکیم المعروف ابراہیم عبد اللہ حکیم ولد عبد اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن دینگو والہ ضلع رتناگری صوبہ بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۹/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ آٹھ قطعہ زمین واقع وطن جن میں سے سات سفید قطعہ ہائے زمین ہیں۔ اور آٹھویں میں مکان ہے۔ جس مکان میں میرا صرف چوتھا حصہ ہے۔ اس تمام جائیداد کی قیمت تخمیناً چار ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری ملازمت کے سلسلہ میں میرے پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ جمع ہے۔ جس میں ماہ بماہ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ایک سو اکیس ۱۲۱ روپے ماہوار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر میرا جو ترکہ یا جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد :- ابراہیم عبد اللہ حکیم بحروف انگریزی۔ گواہ شد عطر دین عفی عنہ۔ گواہ شد نواب الدین آرڈیننس ڈپو بمبئی۔

۵۷۰۰ منکہ امۃ الرشید زوجہ ظہور الحق صاحب قوم مغل عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ناظر کا ٹیچ ڈاکخانہ ولہ پارلہ ضلع بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۹/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف منقولہ جائیداد ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔
زیورات مالیتی تخمیناً -/-/۱۰۵۰ روپے۔
مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔
میں اس جملہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس کے علاوہ بھی میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں جو ادا کروں۔ وہ مجرا شمار ہوگا۔ بقیہ میری جائیداد سے وصول کیا جائے۔ جس کی ادائیگی کا ذمہ وار میرا خاوند ہوگا۔
العبدہ :- امۃ الرشید۔ گواہ شد مرزا ظہور الحق خاوند موصیہ۔ گواہ شد مرزا انوار الحق۔

۵۶۹۶ منکہ حافظ عبد اللطیف ولد مولوی شیر علی صاحب قوم رانجھا عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ۷/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد :- حافظ عبد اللطیف۔ گواہ شد عبد الرحیم برادر موصی۔ گواہ شد :- شیر علی عفی عنہ بقلم خود۔

۵۶۹۸ منکہ جنت بی بی زوجہ مولوی جلال الدین صاحب احمدیؐ قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن گنج ڈاکخانہ مغل پورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۰/۱۳۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپکو معلوم ہے۔ کہ جو مخلصین تحریک جدید سال ششم کا وعدہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک مرکز میں داخل کر دیں گے ان کے نام ۲۹ رمضان المبارک کے دن جو جمعۃ الوداع کا دن ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہوں گے۔ کیا آپنے اس نعمت غیر مترقبہ کے حاصل کرنے کی سعی کی ہے؟

حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد صرف سو روپیہ مہر ہے۔ جو میں اپنے خاوند سے لے چکی ہوں۔ اس کے سوا میری کوئی اور کسی قسم کی جائیداد نہیں۔ میں اپنی جائیداد کے $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{1}{9}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری ماہوار آمد بھی کوئی نہیں۔

العبدہ:۔ جنت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جلال الدین خاوند موصیہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گنج لاہور۔ گواہ شد ملک عبد العزیز کارکن دفتر بیت المال

۵۶۹۷۔ منکہ امام الدین ولد وزیرا قوم گھمار پیشہ خرکاری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن باٹھانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش مطابق $\frac{8}{۴۰}$ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت صرف جائیداد دو عدد مکان مالیتی ۳۰۰/-/- روپیہ کی ہے۔ جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد بھی منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میں اس وقت بوڑھا ہوں۔ کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ میرا گذارہ میرے لڑکوں پر ہے۔ مگر دو عدد مکان جن کی وصیت کی ہے۔ وہ میرے پیدا کردہ ہیں۔ جو میرے دو بچوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان کی قیمت سب احمدیوں کے سامنے ۳۰۰/-/- مقرر ہوئی ہے۔ اس کا $\frac{1}{10}$ مبلغ ۳۰/-/- روپے مبلغ عہ سالانہ قسط کے حساب سے ادا کر دونگا۔ اور اگر میں وصیت کا روپیہ پورا کرنے سے قبل فوت ہو جاؤں۔ تو جس قدر رقم بقیہ رہے۔ اسکی ادائیگی کے ذمہ وار میرے دونوں بیٹے جو مخلص احمدی ہیں۔ ذمہ وار ہوں گے۔ دونوں کو بطور گواہ بھی لکھا گیا ہے۔ چندہ شرط اول آپ کی چٹھی آنے پر ادا کر دوں گا۔

العبد:۔ امام دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکم دین پسر موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد قطب الدین بقلم خود۔

۵۶۹۹۔ منکہ حفیظہ بیگم زوجہ چودھری محمد اسمٰعیل صاحب خالد قوم گوجر عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سماعیلہ ڈاکخانہ بہاڈ گھیٹ پور ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{۴۰}$ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیورات قیمتی ۸۵/-/- روپے اندازاً۔ حق مہر جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ اور کل رقم جمع شدہ مبلغ ۱۰۸۵/-/- روپے ہے۔ جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو مذکورہ رقم سے منہا کر دی جاوے۔ اور جو رقم میری وفات کے بعد میرے ذمہ رہے۔ اسکی ادائیگی میرے وارثان کے ذمہ ہوگی۔ قائمی ہوش و حواس حسب ذیل گواہان کے لکھ دیتی ہوں۔ کہ سند رہے۔ تحریر کنندہ ابراہیم۔

نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ۔ امۃ الحفیظ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد اسماعیل خالد مجاہد تحریک جدید خاوند موصیہ گواہ شد ابراہیم بقلم خود۔

اگر آپ اپنی تجارت کو بڑھانا چاہتے ہیں تو "فاروق" میں اپنا اشتہار چھپوا کر نفع حاصل کریں۔ جس کے پڑھنے والے کم از کم پانچہزار تعلیم یافتہ ہیں۔

رعایتی نرخنامہ اشتہارات

مندرجہ ذیل شرح کے مطابق فاروق میں اشتہار طبع ہو سکتے ہیں۔ رعایتی اجرت

ایک صفحہ	نصف صفحہ	چوتھائی صفحہ
پانچ روپیہ	تین روپیہ	عا؎

نصف کالم عہ؍

یہ نرخنامہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک کے لئے ہے۔ باستثناء ان کے جن کا سالانہ یا ششماہی کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی وصول کی جائیگی۔

(مینیجر اخبار "فاروق" قادیان)

ست سلاجیت

مرگی و دیوانگی کو دور کرتی۔ جذام کو شفا دیتی۔ استسقاء میں بہت مفید۔ رنگ کو نکھارتی۔ دمہ کو دور کرتی۔ پتھری کو نکالتی۔ مرد کو جوانمرد بناتی۔ بڑھاپے کی کمزوریوں کو دور کرتی۔ ذیابیطس اور سلسل البول و جریان کے لئے بہت مفید۔ غرضیکہ اعضائے رئیسہ و شریفہ کے لئے اکسیر۔ دراصل یہ اس پتھر کا جوہر ہے جسمیں لوہا تانبا۔ چاندی اور سونے کی دھاتیں ہوتی ہیں۔ گویا ان جملہ مقویات کا یہ قدرتی کشتہ ہے۔ اسلئے کہ امیر و غریب اس نعمت سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ اسکی قیمت برائے نام یعنی ایک چھٹانک کی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔ چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ بازار سے ایسی اعلےٰ چیز آپ کو ایک روپیہ تولہ پر بھی نہ مل سکے گی۔ کثرت شہادتوں میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:۔

بالکل صحت ہوگئی

"جناب چودھری ابو محمد عبد اللہ صاحب نمبردار کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے آپ سے ست سلاجیت منگوائی گئی۔ چوڑوں کی دردوں سے قریباً کلی صحت ہو گئی۔ اب ایک اور بیمار کیواسطے ضرورت ہے۔ ایک چھٹانک جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔"

آپ کی سلاجیت سب سے بڑھ کر رہی

"جناب حکیم سید علی الدین صاحب ہیڈ مدرس اسکول مہوبہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہمیرپور سے لکھتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے ایک چھٹانک ست سلاجیت آپ سے منگوائی تھی۔ مجھ کو زکام نزلہ دوامی تھا۔ جس کا استیصال کسی دوائی سے نہ ہو سکا۔ ہردواری سلاجیت کی تعریف سن کر اس کا بھی استعمال کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپکی ست سلاجیت سے الحمد للہ نزلہ دوامی اور دیگر امراض زکامی میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔ قوی امید ہے۔ کہ مسلسل استعمال سے جملہ امراض کی بیخکنی ہو جائیگی۔ مجھ کو یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ آپکی ادویات کے خواص مندرجہ اشتہار سے بھی زیادہ مؤثر ہیں۔ بدیں خط ہذا دس تولہ ست سلاجیت بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔"

بالکل آرام آگیا

"جناب مستری عنایت اللہ صاحب ورکشاپ ہیڈ خانکے سے لکھتے ہیں کہ ایکدفعہ پہلے بھی آپ سے ست سلاجیت منگوائی میری کمر میں سخت درد تھی اس کے استعمال سے بالکل آرام آ گیا۔ براہ کرم دو چھٹانک اور بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت فی تولہ دو روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء۔ عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ

نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہوگی

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محصول ڈاک بذمہ خریدار

ماہ رمضان المبارک میں ۲۲ر اکتوبر سے ۳۱ر اکتوبر ۳۹ء تک مندرجہ ذیل کتب کا رعایتی اعلان

محصول ڈاک بذمہ خریدار

نام کتاب	رعایتی قیمت
تبلیغ رسالت جلد ہفتم تا دہم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات کا مجموعہ لہر جلد۔	۸ر/عگ
درس القرآن۔ حضرت خلیفہ اول نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا مکمل درس قرآن چند جلد باقی ہیں	عگ
سیرت المہدی حصہ اول۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔	عہ
سیرۃ النبی حصہ اول۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح عمری مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔	عمہ
فصل الخطاب۔ حضرت نورالدین اعظم خلیفہ اول کی وہ زبردست اور شہرۂ آفاق کتاب جو عیسائی مذہب کے رد میں لاثانی ہے۔	۸ر/عمہ
ریویو براہین احمدیہ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا وہ مشہور ریویو جو براہین احمدیہ پر اس نے کیا۔ نایاب چند نسخے ہیں۔	عمہ
رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب۔ اس کتاب میں وہ تمام تقریریں نقل کر دی ہیں۔ جو لاہور کے دھرم مہوتسو جلسہ میں ہر مذہب کے نمائندوں نے بیان کیں۔ اور جن میں سب سے اول اور سب پر غالب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر جو اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے مشہور ہے۔ وہ بھی اسی رپورٹ میں ہے نایاب	لہر
حمائل شریف مترجم مجلد چرمی۔ جس کے ہر ورق کے بعد ایک ایک سادہ ورق نوٹ لکھنے کے واسطے لگایا گیا ہے۔ درس کے لئے یہ حمائل خاص طور پر مجلد کرائی گئی ہے۔ صرف تین نسخے باقی ہیں۔ نایاب ہے۔	۸ر/عگ
پیشگوئی احمد بیگ والی مصنفہ احسن المناظرین ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے ایل۔ایل۔بی۔ نایاب۔	۲ر
اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وہ مشہور لیکچر جو حضور نے لاہور میں دسہرا کے مجمع میں فرمایا۔ لاجواب۔ چند نسخے۔	۳ر
تحفۃ النصاریٰ۔ عیسائیوں کے رد میں عمدہ کتاب ہے۔ اور لاجواب ہے۔	۱۰ر
سیرت مسیح موعودؑ دیکھنے کے قابل مضمون نام سے ظاہر ہے۔ غیر لوگوں میں تقسیم کرنے کے قابل۔	ار

نام کتاب	رعایتی قیمت
انسان کامل۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل تمام دیگر پیشوایان مذاہب پر واقعات سے ثابت کر دیئے ہیں۔	۲ر
برگزیدہ رسول۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف میں غیر لوگوں کی شہادتیں۔ قابل دید۔	۳ر
ایک ہمدردانہ خط۔ غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے یہ لاجواب قابل توجہ ولائق غور مضمون بطور خط کے حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے تحریر فرمایا۔ غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے والوں کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ دو روپیہ سینکڑہ	
ولادت مسیح۔ حضرت مسیح ناصری کے بے باپ پیدا ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات جو اہل پیغام کی تردید میں قابل دید ہے۔	ار
ہستی باریتعالیٰ۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے عقلی و نقلی دلائل فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ۔	ار
عقائد احمدیہ۔ احمدیہ جماعت کے عقائد غیروں میں تقسیم کرنے کے قابل۔	ار
نماز مترجم۔ لڑکے لڑکیوں کو یاد کرانے کے لئے۔ فی ایک پیسہ۔	-/
کلید قرآن۔ قرآن مجید کی ہر ایک آیت اس کے ذریعہ آسانی سے مل جاتی ہے۔ نایاب	۸ر
مفتاح القرآن۔ ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ جس سے قرآن مجید کا سیکھنا۔ پڑھنا سمجھنا اور آیات اور الفاظ کا نکالنا آسان ہو جاتا ہے۔	۸ر/عگ
جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ ہر احمدی کے پاس ہونے کے قابل۔	۲ر
ذکر الٰہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا زبردست لیکچر جلسہ سالانہ تقسیم کرنے کے قابل فی سینکڑہ تین روپیہ فی نسخہ۔	ار
التنقید۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا دندان شکن جواب	ار
صادق کلمات۔ بجواب ثنائی ہفوات مولوی ثناءاللہ امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب۔	۲ر

نام کتاب	رعایتی قیمت
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ مولوی ثناءاللہ کے آخری فیصلہ کا فیصلہ اور اتمام حجت۔	۳ر
علماء خلف۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے غیر احمدی علماء کا کچا چٹھا۔ چند نسخے باقی ہیں۔	۸ر
احمدی نمبر اول۔ علمائے حال کی یہودیوں سے مماثلت ایسی ثابت کی گئی ہے۔ کہ جس کی تردید نہ ہو سکے۔	ار
بحر حقیقت۔ مولوی محمد علی علیہ ما علیہ کے مرید کے ایک رسالہ کا جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شائع کیا تھا۔ قابل دید۔	۲ر
تنقید صحیح۔ بابی فرقہ کی طرف سے جو ایک رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نکلا تھا۔ اس کا محققانہ اور عالمانہ عام فہم جواب از مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ لنڈن قابل دید۔ چند نسخے باقی ہیں۔	لہر
آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا۔ مولوی ثناءاللہ امرتسری کے مایۂ ناز رسالہ الہامات مرزا کا مکمل اور مفصل جواب۔ تین سو صفحے کی ضخیم کتاب ہے۔	عہ
بطالوی کا انجام۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جس نے پہلے تصدیق کی اور بعد میں تکذیب کر کے اول المکفرین میں داخل ہوا اس کے حق میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خانہ ویرانی کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ اس کتاب میں دو اور دو چار کی طرح ثابت کر کے صداقت مسیح موعودؑ پر مہر آسمانی لگ گئی ہے۔	۳ر
تجلیات رحمانیہ۔ مولوی ثناءاللہ امرتسری کے رسالہ جات تعلیمات مرزا وغیرہ کا جواب از قلم مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری سابق مبلغ شام و دمشق۔ قابل دید کتاب ہے	لہر
تحفہ مستریاں۔ مولوی عبدالکریم و زاہد و فضل کریم مرتدین کے ارتداد کے صحیح اور ناقابل تردید واقعات اور مباہلہ وغیرہ کی حقیقت کا انکشاف پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے	۳ر

نام کتاب	رعایتی قیمت
ویدک توحید کا آئینہ	ار
دھرم پال کا کچا چٹھہ	-/
رسالہ گوشت خوری	ار
ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام	ار
تارپیڈو	لہر
اخبار فاروق کے پانچ خاص نمبر	
(۱) **فتنہ احرار اور گورنمنٹ**	۲ر
(۲) **پیغام نمبر**۔	ار
(۳) **ثنائی نمبر**۔	ار
(۴) **تحریک جدید نمبر**	۲ر
(۵) **فخر الدین ملتانی کے اخراج اور** فتنہ مصری کے واقعات۔	۲ر

نوٹ:۔ (ا) محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

(ب) جو کتاب ختم ہو چکی ہوگی۔ اسکی بجائے کوئی دوسری کتاب اسی قیمت کی بھیجی جائے گی۔

(ج) یہ رعایت صرف ۲۲ سے لے کر ۳۱ر اکتوبر تک صرف دس یوم ماہ رمضان المبارک کے لئے ہے۔ اس کے بعد پوری قیمت پر یہ کتابیں ملیں گی۔

(د) ہر ایک تعمیل بذریعہ وی۔پی کی جائیگی یا جو بذریعہ ٹکٹ ڈاک کوئی کتاب منگوانا چاہیں۔ وہ ایک آنہ یا ایک پیسہ والے ٹکٹ بھیج کر منگالیں۔ بشرطیکہ محصولڈاک بھی ساتھ ہی بھیجدیں۔

پتہ:۔ دفتر فاروق۔ فاروق منزل قادیان (پنجاب)

اخبار "فاروق" کی خریداری میں رعایت

ان دس ایام مبارک یعنی ۳۱ر اکتوبر ۳۹ء تک ایسے دس خریداروں کے نام جو فاروق کے شائق ہوں۔ مگر غربت کی وجہ سے پورا چندہ ادا نہ کر سکتے ہوں۔ صرف ایک روپیہ آٹھ آنے پیشگی چندہ آنے پر ایک سال تک فاروق ان کو ملتا رہے گا۔ (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام

(خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک — جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور — جو ابتداء نزول الماء میں نہایت مؤثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد — باہمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ معدہ و جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی سوا گیارہ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط — یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں کمی آچکی ہو۔ اسکی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دیگا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ — یہ دوا ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲/۔ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر — یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک (عہ/) ایک روپیہ۔

زد جام عشق — حضرت جناب مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے۔ پہلی خوراک ہی اپنے فوائد اور برکات ظاہر کر دے گی۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ آٹھ آنہ

مذکورہ بالا ادویات ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات مثلاً جوارش جالینوس و اطریفل زمانی وغیرہ عرقیات و خشک ادویات عمدہ مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر

لالہ ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

گھر کا طبیب

اس زمانہ کی زبردست ایجاد

فاروق کے خریداروں کے سامنے ہم نے گذشتہ اشاعت میں اپنے دواخانہ کے دو مفید سرموں کا اشتہار پیش کیا تھا۔ ان کے متعلق دھڑا دھڑ درخواستیں آرہی ہیں۔ آج ہم اپنی ایک اور ایجاد پیش کرتے ہیں اور وہ "تریاق کبیر" ہے۔ تریاق کبیر اس خیال سے ایجاد کیا گیا ہے۔ کہ گھروں میں فوری بیماری کے وقت جو پریشانی ہوتی ہے۔ اس سے نجات حاصل ہو۔ ہر بیماری پر ڈاکٹر کو بلوایا جاوے۔ تو یہ ایک ناقابل برداشت خرچ ہے اگر ڈاکٹر کی ضرورت ہو۔ اور ڈاکٹر نہ میسر ہو۔ تو یہ بھی سخت پریشان کن ہوتا ہے۔ ہر گھر والے طب سے اسقدر واقف نہیں ہوتے۔ کہ خود ہی مختلف مرضوں کا علاج تجویز کریں۔ کئی دفعہ مرض کا نام تک وہ نہیں جانتے۔ اسکا علاج ایک ہی ممکن ہے۔ کہ کوئی ایسی دوا ہو۔ جو وقتی طور پر ان حاجتوں کو پورا کر سکے۔ اور ہر مرض کا یا علاج ہو۔ یا اسکی شدت کو دور کر کے مرض کو قابو میں رکھے۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر پہنچ جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہم نے "تریاق کبیر" ایجاد کیا ہے سر درد ہو۔ تو ذرا سا انگلی پر لگا کر ماتھے کنپٹیوں پر گردن کے پچھلے حصہ پر مل لیجئے۔ گلے کی تکلیف ہو۔ تو گردن کے پٹھوں پر مل لیجئے۔ پیٹ میں درد ہو۔ تو پیٹ پر مل لیجئے۔ گردوں میں درد ہو۔ سینہ میں درد ہو۔ ذرا سا وہاں مل لیجئے۔ اور ساتھ ہی ایک ایک قطرہ تھوڑی سی مصری پر ڈال کر یا گرم پانی میں ملا کر پی لیجئے۔ فوراً آرام آجائیگا۔ بھڑ کاٹے تو اس پر انگلی سے یا روئی سے نصف قطرہ لگا لیجئے۔ درد میں تسکین ہو جاویگی۔ اور ورم بھی نہ ہوگا۔ اسہال۔ بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ پیٹ کی درد۔ جگر کی خرابی۔ سستی۔ قبض کے نقصانات جوڑوں کے درد میں بتلی نفخ۔ ہیضہ غرض بیسیوں مرضیں ہیں جن میں اس کا ایک قطرہ مریض کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اور گھر بھر کو پریشانی سے بچا سکتا ہے۔ اس وقت تک اس میدان میں امرت دھارا نے بڑی شہرت پائی ہے۔ بہتوں نے اسکی نقل کی۔ مگر ناکام رہے ہم نے نئے اصول پر یہ دوا تیار کی ہے۔ اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض فوائد میں امرت دھارا سے بھی یہ بڑھ کر ہے۔ مختلف علاقوں میں تجربہ کے لئے ہم اس اشتہار کے ذریعہ سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ بیس چھوٹی شیشیاں بطور نمونہ ہم خریداران فاروق کے نام خود ہی محصولڈاک ادا کر کے بھجوانے کو تیار ہیں۔ تا وہ تجربہ کر کے اپنی آراء سے ہمیں اطلاع دیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ جو خریدنا چاہیں۔ ان کے لئے قیمت چھوٹی شیشی ۸/۔ درمیانی ۱۲/۔ بڑی عہ/۔

نظر کی کمزوری: (۱) سرمہ اکسیر چشم ککروں۔ ناخنہ وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ چھ ماشہ ۱۲/ تین ماشہ ۱۲/

(۲) سرمہ ممیرا خاص برائے آشوب چشم۔ دھند۔ کمزوری نظر وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ ۶ ماشہ عہ/ ۳ ماشہ ۱۰/

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

رعایتی کتابوں کا اعلان فی ماہ رمضان

حمائل شریف بطرز تیسیر القرآن جس کا لفظی ترجمہ علامہ جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا۔ جس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۱۹ء میں چھپا تھا۔ اور چند ہی دنوں میں جلدی ہی ختم ہو گیا تھا۔ پھر مدت سے احباب اس مترجم حمائل شریف کے بے حد متلاشی اور منتظر رہے تھے۔ اس لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا دوسرا ایڈیشن نہایت عمدگی سے لکھائی چھپائی اور سفید بڑھیا کاغذ لگا کر چھاپا گیا ہے۔ اور مجلد سنہری ہے۔ اس حمائل شریف کا کاغذ رامپوری سفید یا گلابی نہیں۔ جو کہ بہت ہی جلدی پھٹ جائے۔ بلکہ کاغذ ڈمی سفید ہے۔ جو کہ بڑا مضبوط اور پائیدار ہوتا ہے۔ اور جس پر سرکاری کتابیں چھپتی ہیں۔ جس کا پہلے ہدیہ تین روپیہ تھا۔ اب اشاعت بڑھانے کے لئے اس کا نصف ہدیہ یعنی ایک روپیہ آٹھ آنے ہے۔ اور صرف ماہ رمضان المبارک میں ایک روپیہ دو آنے کر دیا ہے۔ تاکہ غریب امیر اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور یہ رعایت صرف ماہ رمضان المبارک میں ہے۔ اسی لئے احباب اسکی خریداری میں جلد حصہ لیں۔

قرآن مجید مترجم مجلد سنہری۔ بڑا سائز جس کا ترجمہ لفظی اور بطرز تیسیر القرآن ہے۔ جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف ہے۔ مجلد سنہری جس کا ہدیہ پہلے دو روپے تھا۔ اب مبلغ ایک روپیہ چھ آنے ہے۔ رنگین کاغذ مجلد سنہری جس کا پہلے ہدیہ مبلغ دو روپے چار آنے تھا۔ اب صرف مبلغ ایک روپیہ بارہ آنے ہے۔ اور سفید بڑھیا کاغذ اور جلد مراکو چمڑا ہدیہ اصلی مبلغ تین روپیہ اب صرف دو روپے بارہ آنے اور یہی قرآن مجید مترجم جلد خالص چمڑا جس کا اصلی ہدیہ تین روپے آٹھ آنے ہے۔ رعایتی تین روپے چار آنہ۔

حمائل مترجم ترجمہ از علامہ جناب سید سرور شاہ صاحب مجلد سنہری ہدیہ ایک روپیہ۔

احمدیہ پاکٹ بک از خادم صاحب گجراتی عہ/ سلسلہ کتب اسلام ہر پنج حصہ اصلی قیمت عہ/ رعایتی ۱۲/ مجلد عہ/

نوٹ:۔ یہ قیمت نقد ہوگی۔ اور اس پر کوئی کمیشن وغیرہ نہیں ہوگا۔

طالب دعا محمد عنایت اللہ تاجر کتب منیجر کتابانڈی ہٹی قادیان دار الامان